WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
07 اپریل 2026
TUESDAY
07 APRIL - 2026

صفحہ 08 میسی نے انٹر میامی کے نئے نواسٹیڈیم میں پہلا گول داغ کر بیکہم کا خواب پورا کردیا

صفحہ 08 بشنوئی نے جیت کا سہرہ آرچر اور تشار کے سر باندھا

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 82 | جلد: 16

بارشوں کے بعد لینڈ سلائیڈنگ: سرینگر جموں شاہراہ ٹریفک کیلئے بند

سرینگر // 06 اپریل // سی این آئی // سرینگر جموں شاہراہ پر رام بن کے مقام پر بھاری لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں شاہراہ پر ٹریفک کی نقل و حمل بند ہونے سے سینکڑوں مسافر و مال بردار گاڑیاں مختلف مقامات پر درماندہ ہو گی جبکہ کئی مقامات پر مسافروں کو پیدل اپنی منزلوں کی جانب سفر کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ حکام کے مطابق شاہراہ کو قابل آمد رفت بنانے کا کام جاری ہے اور سڑکیں گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل ہوجانے کے بعد کسی بھی نئی گاڑی کو شاہراہ پر اس وقت تک چلنے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک نہ درماندہ پڑی گاڑیاں اپنی اپنی منزلوں پر پہنچ سکیں۔ /101

یکساں سیول کوڈ اور 'ون نیشن، ون الیکشن' پر پیش رفت // وزیر اعظم

2029 انتخابات میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن

بی جے پی کا نیا ہدف، خواتین کی شمولیت، انتخابی اصلاحات اور ترقی یافتہ بھارت کا ویژن // نریندر مودی

سرینگر // 6 اپریل // یو این ایس // وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز بی جے پی کے 47 ویں یوم تاسیس کے موقع پر اپنے خطاب میں یکساں سول کوڈ اور 'ون نیشن، ون الیکشن' کو پارٹی کے اہم اور نامکمل ایجنڈوں میں شامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان پر ملک بھر میں سنجیدہ اور مثبت بات چیت جاری ہے اور ان معاملات میں پیش رفت ہو رہی ہے۔ ورچوئل خطاب کے دوران وزیر اعظم نے کہا کہ پارٹی کا مشن ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ مسلسل جاری ہے۔ انہوں نے کہا، "یونیفارم سول کوڈ اور ون نیشن ون الیکشن پر سنجیدہ مباحث جاری ہیں اور ہم مثبت سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ 'ون نیشن، ون الیکشن' کے تحت لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ساتھ کرانے

کی تجویز ہے، جبکہ یو سی سی کا مقصد شادی، طلاق اور گود لینے جیسے معاملات میں پورے ملک کے لیے یکساں قوانین نافذ کرنا ہے۔ یو این ایس کے مطابق وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کارکنوں نے ماضی میں ایمرجنسی جیسے سخت حالات کا سامنا کیا اور کانگریس کے دور میں ظلم و ستم برداشت کیا۔ انہوں نے کہا کہ کئی کارکنوں نے اپنی جانوں کی قربانی بھی دی، خاص طور پر مغربی بنگال اور /102

پاک بھارت سرحد پر ڈرون کے ذریعے ہتھیاروں کی اسمگلنگ

این آئی اے نے وزارت داخلہ کی ہدایت پر معاملے کی تحقیقات شروع کردی

سرینگر // 06 اپریل // سی این آئی // قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے ہند پاک سرحد کے پار ڈرون کے ذریعہ ہتھیاروں اور گولہ بارود کی اسمگلنگ کی تحقیقات شروع کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق پاک بھارت سرحد پر ڈرون کے ذریعے ہتھیاروں کی اسمگلنگ کے معاملے میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے تحقیقات شروع کردی جس میں ملک میں دہشت گردانہ حملوں کو انجام دینے کے مقصد سے ایک بڑی سازش کا شبہ ہے۔ حکام کے مطابق مرکزی وزارت داخلہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے، انسداد دہشت گردی ایجنسی نے پاکستان میں مقیم ایک دہشت گرد کارکن جسویر چودھری، اس کے ہندوستانی ساتھی شبھم کمار اور دیگر نامعلوم افراد کے مبینہ کردار کی تحقیقات کیلئے ایک مقدمہ درج کیا ہے۔ ریاستی اسپیشل آپریشنز سیل امرتسر کو مصدقہ اطلاع ملی کہ چودھری کی ہدایت پر اس کے ہندوستانی ساتھیوں نے اسلحے، گولہ بارود اور دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلات (آئی ای ڈی) کی ایک بڑی کھیپ حاصل کی جو ڈرونز کے ذریعے ہندوستان اور پاکستان سرحد کے پار گرائی گئی، جس کا مقصد دہلی اور ملک کے مختلف حصوں میں دھماکے کرنا تھا۔ اس سلسلے میں ریاستی پولیس نے 10 فروری کو ایف آئی آر درج /102

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے 124 آر اے ایس استفادہ کنندگان میں تقرری نامے تقسیم کئے

تیز اور شفاف عمل کیلئے اصلاحات کی یقین دہانی کی

کہا، ہمدردانہ تقرریوں میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے

جموں // نفو // وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اس بات پر زور دیا کہ ری ہیبلی ٹیشن اسسٹنس سکیم (آر اے ایس) کے عمل کو تیز کیا جائے اور یہ جائزہ لیا جائے کہ موجودہ خامیوں کو دور کرنے اور تقرری کے عمل کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے کے لئے مزید اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے ان باتوں کا اظہار آج کنونشن سینٹر جموں میں صوبہ جموں کے

124 مستفیدین کو جو آر اے ایس، ایس آر او۔ 43 اور ایس آر او۔ 94 کے تحت مقرر کئے گئے تھے ہمدردانہ بنیادوں پر تقرری نامے دینے کے دوران /104

منشیات سمگلنگ کے خلاف مہم تیز

سوپور میں اور کولگام میں 15 اسمگلر گرفتار، بھاری ممنوعہ مادہ برآمد

سرینگر // 6 اپریل // یو این ایس // منشیات کے خلاف جاری مہم کے تحت سوپور اور کولگام میں پولیس نے 2 منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ یو این ایس کے مطابق ایس پی سوپور افتخار طالب کی ہدایت اور تارزو پولیس تھانہ کے ایس ایچ او افتخار احمد کی نگرانی میں پولیس پارٹی نے ناکہ ڈیوٹی کے دوران ایک بدنام زمانہ منشیات فروش کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا۔ واگب کراسنگ پر ناکے کی چیکنگ کے دوران عرفان احمد بٹ ولد غلام احمد بٹ ساکن /105

2022 کے بعد جموں کشمیر میں (JKAS) افسران کی IAS میں شمولیت کا عمل شروع

4 سال بعد 23 آسامیوں کیلئے عمل شروع، چیف سیکریٹری کی سربراہی میں ایک خصوصی سلیکشن کمیٹی تشکیل UPSC کا ایک ممبر شامل

رواں ماہ خصوصی انتخابی کمیٹی کی میٹنگ متوقع، 2010 سے 2022 تک قانونی اور سینیارٹی مسائل کی وجہ سے درپیش رکاوٹیں دور: حکام

سری نگر // ۶، اپریل // جے کے این ایس // تقریباً 4 سال کے طویل انتظار کے بعد جموں و کشمیر ایڈمنسٹریٹو سروسز (JKAS) کے سینئر افسران کو سینیارٹی اور اہلیت کی بنیاد پر انڈین ایڈمنسٹریٹو سروسز (IAS) میں شامل کرنے کا عمل شروع ہو چکا ہے اور اس مقصد کیلئے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک خصوصی سلیکشن کمیٹی بنائی گئی ہے جس کیلئے یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC) اپنے ایک ممبر کو بھی نامزد کیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق چیف سیکرٹری کی سربراہی میں تشکیل دی گئی کمیٹی کو 23 خالی اسامیوں کو پُر کرنا ہے جو 2022 سے زیر التوا تھیں۔ اس سال 28 نشستیں پر کرنی تھیں لیکن صرف 16 افسران کو ہی شامل کیا گیا کیونکہ بعض افسران نے انکار کیا تھا، اور بعض کے خلاف کیس زیر سماعت تھے اور ایک افسر کے انتقال کے باعث معاملہ رک گیا تھا۔ ایک افسر نے بتایا کہ کمیٹی میں چیف سیکریٹری جموں و کشمیر، ایک ایڈیشنل چیف سیکریٹری اور جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے سیکریٹری شامل ہوں گے۔ یہ کمیٹی کم از کم 69 جے کے اے ایس افسران کی سالانہ کارکردگی رپورٹس (APR) کا جائزہ لے گی تاکہ 23 اسامیوں کو پُر کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس ماہ کے آخر تک خصوصی سلیکشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا اور 1999 بیچ کے JKAS افسران کو IAS میں شامل کیا جائے گا۔ اس کے بعد مزید خالی اسامیوں کی نشاندہی ہوگی اور مزید افسران کو بھی شامل کیا جا سکے گا، جو کافی عرصے سے ترقی نہ ملنے کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ حکام نے یہ بھی خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کچھ JKAS افسران IAS میں شمولیت کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ اس سے ان کی موجودہ تنخواہ اور مراعات کم ہو سکتی ہیں، کیونکہ وہ ریٹائرمنٹ کے قریب ہیں۔ جبکہ وہ افسران زیادہ /106

بی جے پی کا مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف ہونے کا دعویٰ مکمل غلط اور بے بنیاد

عبادت کے مختلف طریقے ہونے کے باوجود

ہم سب ہندوستانی، ہماری ثقافت، تاریخ اور ورثہ ایک / نتن گڈکری

سرینگر // 06 اپریل // سی این آئی // بی جے پی کا مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف ہونے کا دعویٰ مکمل طور پر غلط ہے کی بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ بی جے پی پارٹی ہندوستانی روایت اور عالمی بہبود کے عقیدے پر یقین رکھتی ہے۔ سی این آئی

کے مطابق پارٹی کے یوم تاسیس پر پارٹی کارکنوں سے خطاب /107

سکینہ اِیتو نے 'وَن سٹوڈنٹ۔ وَن ٹری' کے تحت جموں سے میگا شجر کاری مہم کا آغاز کیا

طالب علموں کو ماحولیاتی تحفظ کے سفیر قرار دِیا

مختلف سکولوں میں سپورٹس کِٹس اور تکنیکی ساز و سامان بھی تقسیم کیا

جموں // نفو // وزیر برائے تعلیم، سماجی بہبود اور صحت و طبی تعلیم سکینہ ایتو نے ماحولیاتی دیرپائی کے فروغ کے لئے ایک اہم پہل میں ایس آر ایم ایل ہائیر سیکنڈری سکول (ایچ ایس ایس) سے جموں و کشمیر میں ایک میگا شجر کاری مہم کا آغاز کیا تا کہ طلباً میں ماحولیاتی تحفظ اور سرسبز ترقی کا جذبہ پیدا کیا /108

خواتین کیلئے پارلیمنٹ میں ریزرویشن خواب کی تعبیر ہوگا

بی جے پی نے خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت بڑا اقدم اٹھایا // درخشاں اندرابی

سرینگر // 6 اپریل // یو این ایس // جموں و کشمیر وقف بورڈ کی چیئرپرسن اور بی جے پی رہنما درخشاں اندرابی نے خواتین کے لیے پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں ریزرویشن کو ایک تاریخی اور حوصلہ افزا قدم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ملک کی خواتین کے لیے ایک خواب کی تعبیر ثابت ہوگا۔ درخشاں اندرابی نے پیر کے روز ایک تقریب کے حاشیے پر نامہ

نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو قانون سازی کے عمل میں شراکت دار بنانا ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ یو این ایس /109

خوشحالی اور سلامتی تنہائی میں حاصل نہیں کی جاسکتی

قوم کی خوشحالی انفرادی ترقی کی کلید / موہن بھاگوت

سرینگر // 06 اپریل // سی این آئی // قوم کی خوشحالی انفرادی ترقی کی کلید کی بات کرتے ہوئے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ جب ملک خوشحال اور محفوظ ہوتا ہے تو خاندان بھی خوشحالی اور سلامتی حاصل کرتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ انفرادی خوشحالی بھی حاصل کی /110

6 ہفتوں سے جاری مشرق وسطیٰ بحران

آبنائے ہرمز کھولنے کے پس منظر میں ہندوستان نے کیں اپنی سفارتی کوششیں تیز

وزیر خارجہ جے شنکر کی ایران، قطر، یو اے ای کے ہم منصبوں سے ٹیلیفونک بات چیت

سری نگر // ۶، اپریل // جے کے این ایس // مغربی ایشیا بحران کی شدت میں اضافے کے درمیان وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور قطری وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بن جاسم الثانی سے بات کی اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے مطالبے پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تازہ الٹی میٹم کے پیش نظر تازہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ جے کے این ایس مانٹرینگ ڈیسک کے مطابق وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ شیخ عبداللہ بن زید النہیان سے بھی فون پر بات چیت کی۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ عالمی توانائی کی فراہمی پر تنازعات کے اثرات بات چیت میں نمایاں طور پر زیر بحث آئے۔ جے شنکر نے وضاحت کیے بغیر سوشل میڈیا پر لکھا کہ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کا فون آیا۔ موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ نئی دہلی میں ایرانی سفارت خانے نے کہا کہ دونوں وزرائے خارجہ نے دو طرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ تین مغربی ایشیائی ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ جے شنکر کی فون پر بات چیت خطے میں کشیدگی میں اضافے کے بیچ ہوئی جب ٹرمپ نے ایران کو اپنی تازہ دھمکی میں کہا کہ اگر آبنائے ہرمز کو جہاز رانی کے لیے نہیں کھولا گیا تو امریکہ ایرانی پاور پلانٹس، پلوں /111

محض ایک دن اچھی خاصی دھوپ نکلنے کے بعد محکمہ موسمیات نے نیا موسمی کلینڈر جاری

7 اور 8 اپریل کو تیز ہوائیوں کے ساتھ وسیع پیمانے پر بارشوں اور برفباری کی پیشگوئی

چند خطرناک مقامات پر سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ جبکہ کچھ علاقوں میں تیز ہوائیں چلنے کا امکان

سرینگر // 06 اپریل // سی این آئی // محض ایک دن اچھی خاصی دھوپ نکلنے کے بعد محکمہ موسمیات نے نیا موسمی کلینڈر جاری کرتے ہوئے 7 اور 8 اپریل کو پھر سے تیز ہوائیوں کے ساتھ وسیع پیمانے پر میدانی علاقوں میں بارشوں اور بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری کی پیشگوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 10 اپریل تک موسم خراب رہے گا جس کے بعد 11 سے 16 اپریل تک مجموعی طور پر موسم خشک رہے گا۔ سی این آئی کے مطابق محکمہ موسمیات نے ایک بار پھر موسمی تبدیلی کا امکان ظاہر کرتے ہوئے 7 اپریل کی دوپہر سے موسمی تبدیلی میں امکان ظاہر کیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ 6 اپریل کو جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے ساتھ ہلکی بارش کے کچھ مقامات پر متوقع ہے۔ محکمہ موسمیات نے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے بتایا کہ 7 اور 8 اپریل کو عام طور پر ابر آلود اور اکثر مقامات پر وقفے وقفے سے ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری ہونے کا اندیشہ ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ جموں اور کشمیر صوبے میں چند مقامات پر درمیانی سے موسلا دھار بارش اور چند بالائی پر ہلکی سے درمیانی برف باری ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجموعی طور پر 10 اپریل تک موسم خراب رہنے کا خدشہ ہے جبکہ چند مقامات پر گرج چمک کے ساتھ تیز ہواؤں (40-50 کلومیٹر فی گھنٹہ) چلنے کا امکان ہے۔ محکمہ کی ایڈوائزری کے مطابق مختصر مدت کیلئے شدید موسلا دھار بارش سے چند خطرناک مقامات پر سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ اور چند نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاشتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ فارم کے تمام کاموں کو معطل کردیں جبکہ مسافروں کو اس کے مطابق منصوبہ بندی کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے جاری خراب موسمی صورتحال کے بعد ایک دن اچھی خاصی دھوپ نکل آئی جس کے بعد لوگوں نے کچھ حد تک راحت کی سانس لی تھی۔ دریں اثنا جموں کشمیر کے کچھ علاقوں میں رات کے کم سے کم درجہ حرارت نے مختلف رجحانات دکھائے، کشمیر صوبے کے کئی حصوں میں درجہ حرارت معمول سے ایک سے تین سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ کیا گیا، جب کہ جموں ڈویژن میں کئی مقامات پر درجہ حرارت معمول سے 3 سینٹی گریڈ کم رہا جبکہ کشمیر صوبے میں سب سے کم کم سے کم درجہ حرارت گلمرگ میں ریکارڈ کیا گیا، جہاں پارہ منفی 1.1 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر گیا اور اسی طرح سے جموں ڈویژن میں سب سے سرد مقام بھدرواہ تھا، جہاں موسمیات کے /112

نیکی کا پھل

تحریر۔۔۔۔سید اقبال

یہ اس زمانہ کی بات ہے۔ جب نہ ہوائی جہاز تھے نہ پانی کے جہاز، نہ ایٹم بم تھے نہ ہائیڈروجن بم، نہ خلائی جہاز تھے نہ راکٹ موٹر کاریں، جیپیں، ٹرینیں اور سائیکلیں تو بڑی چیزیں ہیں بیل گاڑیاں بھی نہ تھیں۔ اُس زمانہ میں لوگ جنگلوں میں رہتے تھے۔ بڑے بڑے شہروں اور بندرگاہوں کی جگہ پر خوفناک جنگل اور ویران چٹانیں وغیرہ تھیں لیکن انسان اُس زمانہ میں بھی زیبائش کو پسند کرتا تھا۔ عورتیں طرح طرح کے رنگ برنگے پتھروں کو رگڑ رگڑ کر اُن کے زیورات بناتی تھیں۔ مرد بھی جنگلی درندوں کی ہڈیوں اور جڑی بوٹیوں کو کسی درخت کی چھال کے ریشے نکال کر اُن پر گوندھتے تھے اور عجیب و غریب مالائیں پہنا کرتے تھے۔

پتھروں کو رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی تھی اور چونکہ برتن وغیرہ اس زمانہ میں ایجاد نہیں ہو سکے تھے اس لئے پرندوں اور جانوروں کو آگ میں بھون کر کھایا کرتے تھے۔

اُس دور میں لوگ مختلف قبیلوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ہر قبیلہ اور گروہ کا ایک سردار ہوتا تھا جسے اس کی اطاعت قبول کرنے والے لوگ ٹیکس ادا کیا کرتے تھے۔ اس سردار کا حکم قانون کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور کوئی بھی جھگڑا نہ اقوام متحدہ میں جاتا تھا نہ کسی اعلیٰ و ادنیٰ عدالت میں بلکہ قبیلہ کے سردار کے سپرد ہر جھگڑا کر دیا جاتا تھا اور اس کا فیصلہ ہی سب کچھ ہوتا تھا۔ اکثر قبیلے اپنے سرداروں کی پوجا یا پرستش کرتے تھے اور اُن کے احکامات کو خدائی احکامات سمجھ کر ان پر عمل کرتے تھے۔ وہ عجیب دُنیا تھی۔ نہ عالمگیر جنگ کے خطرات تھے نہ انساں کے تباہ و برباد ہونے کے شبہات۔ ہاں یہ بات ضرور تھی کہ اکثر مختلف قبیلوں کے درمیان خوفناک جھڑپیں ہو جاتی تھیں لیکن یہ جھڑپیں اتنے محدود علاقہ میں ہوتی تھیں کہ ایک جنگل پر ہونے والی جھڑپ کا علم تھوڑے فاصلے پر واقع دوسرے جنگل میں رہنے والوں کو کافی دیر کے بعد ہوا کرتا تھا۔ ان مقابلوں یا جھڑپوں میں نکیلے پتھروں، لکڑی کے تیروں اور خار دار ڈنڈوں ہی کا استعمال ہوتا رہا ہوگا اس لئے یقینی طور بہت کم لوگ ہلاک ہوتے رہے ہوں گے۔ پھر بھی جنگ بہر حال بُری چیز ہے اور وہ زمانہ بھی ان برائیوں سے پاک نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ حالات بدلے اور انسان پتھروں سے دھاتوں کے دور میں داخل ہو گیا۔ سونے، چاندی اور ہیرے جواہرات کا پتہ لگا تو مال و دولت حاصل کرنے کے لئے جھگڑے بڑھنے لگے۔ لیکن قبائلی طرز زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اب ایک قبیلہ کی دوسرے قبیلہ سے جو لڑائی ہوتی اُس میں تیر، بلم، بھالے اور تلواریں استعمال کی جاتیں اور اس مقابلہ میں کافی جانی و مالی نقصان ہوتا۔ یہ زمانہ بھی پتھروں کے زمانے ہی کی طرح بڑا طویل تھا۔ اور اس زمانہ کے لوگ خود کو بہت ترقی یافتہ سمجھتے تھے لیکن تم ہی بتاؤ کہ آج کے دور کے مقابلہ میں اس دور کی وقعت ہے بہر حال ہر نئی چیز پُرانی بنتی جائے گی اور ہر پرانی بات داستان بنتی جائے گی۔ انسان کی فکر و تلاش کا جذبہ نئے نئے مسائل بھی پیدا کرتا رہے گا اور کچھ پُرانے مسائل کو حل بھی کرتا رہے گا۔ لیکن ہم تو بات کر رہے تھے اُس زمانہ کی جب سونے، چاندی، فولاد، تانبے، پیتل اور ہیروں جواہرات کا پتہ چل گیا تھا اور ان چیزوں کے لئے مختلف قبیلوں کے درمیاں بڑی بڑی جنگیں ہوتی تھیں۔ اسی زمانہ میں اپنے ملک ہندوستان ہی میں ہمالیہ کی وادی کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی۔ اس کا نام تھا ساوتری۔ اُس کا شوہر بڑا بہادر اور جنگجو انسان تھا اور اُس کے گھر میں دولت کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ اگر ساوتری چاہتی تو وہ ساری عمر اپنے شوہر کی جمع کی ہوئی دولت کے سہارے پر عیش و آرام سے زندگی گزار دیتی مگر وہ بے انتہا رحم دل اور نیک عورت تھی۔ کوئی ضرورتمند بھی چاہے وہ جس رنگ و نسل کا ہو اُس کے دروازہ پر آ کر مایوس واپس نہیں ہوتا تھا۔

لوگ جوق در جوق ساوتری کے گھر پر آتے۔ اُسے اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں سے آگاہ کرتے اور ساوتری غور سے اُن کی باتیں سننے کے بعد اُنہیں کھانا کھلاتی اور حسب ضرورت رقم دے کر رخصت کر دیتی۔ اُس کی رحم دلی اور خدمت خلق کے چرچے دور دور تک تھے۔ ایک روز ساوتری اپنے باغ میں ٹہل رہی تھی اُس نے دیکھا کہ نرم و گداز گھاس پر ایک زخمی چڑیا پڑی ہوئی پھڑ پھڑا رہی ہے۔ ساوتری نے چڑیا کو بڑی احتیاط سے اُٹھایا اور اپنے گھر میں داخل ہو گئی۔ وہاں اُس نے چڑیا کے زخموں کی مرہم پٹی کی، گرم دودھ پلایا اور اس وقت تک اپنے ہاتھوں میں رکھا جب تک اُس کے جسم میں گرمی نہ پہنچ جائے۔ ایک مہینہ تک ساوتری نے اس چڑیا کی خدمت کی یہاں تک کہ اب وہ چڑیا اُڑنے کے قابل ہو گئی۔

ایک دن وہ چڑیا ساوتری کے شانہ پر بیٹھی اور ساوتری کے گالوں کو اپنی چونچ سے مس کرنے لگی جیسے الوداعی بوسے لے رہی ہو پھر اُڑ گئی۔

کئی سال گزر گئے۔ ساوتری کی کوئی آمدنی تو تھی نہیں وہ تو اپنے شوہر کی چھوڑی ہوئی دولت ہی کو خرچ کر رہی تھی اس لئے رفتہ رفتہ وہ غریب ہو گئی تھی۔ ایک دن ایسا بھی آیا جب اُس کے گھر میں ایک دانہ بھی نہ رہ گیا۔ بھوک ایک ایسی خواہش ہے جس سے کسی شخص کا بھی بچنا مشکل ہے۔ ساوتری کو بھوک نے جب بہت ستایا تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے اُس نے کھانا لینا شروع کیا لیکن سب لوگ تو ساوتری کی طرح رحم دل تھے نہیں اس لئے ایک دن ایسا بھی آیا جب تمام دوستوں اور رشتہ داروں نے ساوتری کو کھانا دینا بند کر دیا اور وہ کئی دن تک بھوکی رہی۔ ایک روز صبح کو وہ بہت اداس اور مایوس اپنے باغ کے ایک گوشہ میں بیٹھی تھی اچانک کوئی چیز آ کر اس کے کاندھے پر بیٹھ گئی۔ گھبرا کر اس نے شانہ پر نظر ڈالی تو ایک چڑیا بیٹھی ہوئی نظر آئی اور اُس نے اندازہ لگا لیا کہ یہ وہی چڑیا ہے جس کی برسوں قبل اُس نے خدمت کی تھی۔ چڑیا نے تھوڑی دیر تک ساوتری کے شانہ پر آرام کیا اُسکے بعد اپنی چونچ سے کوئی چیز ساوتری کے ہاتھ پر پھینکی اور اُڑ گئی۔ ساوتری نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹا سا بیج تھا۔ وہ مسکرائی اور یہ سمجھی کہ چونکہ اس نے چڑیا کی ایک عرصہ تک خدمت کی تھی اس لئے آج وہ احسان اُتار گئی ہے۔ اس نے بیج کو اپنے قریب ہی زمین کھود کر گاڑ دیا اور اُٹھ کر گھر چلی گئی۔ پھر وہ اس واقعہ کو بھول بھی گئی۔

لیکن ایک دن ایک مسافر اس کے گھر پر آیا اور اُس نے کچھ کھانے کے لئے مانگا۔ اس روز بھی ساوتری کے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا وہ بہت پریشان ہوئی اُس کے ذہن میں بار بار یہ سوال اُبھرا کہ ”ایک مہمان کو وہ اپنے گھر سے کیسے مایوس و نامراد واپس کر دے؟“

جلدی جلدی وہ اپنے باغ میں یہ دیکھنے گئی کہ اگر کسی درخت میں کوئی پھل ہو تو توڑ کر لے آئے اور مہمان کی خاطر و مدارات کرے۔ یہ دیکھ کر اُسے بڑی حیرت ہوئی کہ اُس کے باغ میں ایک ایسی تربوز کی بیل پھیلی ہوئی ہے جو اُس نے پہلے کسی باغ میں نہیں دیکھی تھی۔ اس تربوز کی بیل میں ایک پکا ہوا تربوز بھی لگا تھا اُس نے یہ تربوز توڑ لیا اور خوشی خوشی گھر واپس ہوئی اس نے تربوز کو اپنے مہمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ”مجھے افسوس ہے کہ اس وقت میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے مَیں آپ کی خدمت میں پیش کر سکوں!“ اس نے جیسے ہی ایک چھری سے تربوز کو کاٹا اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ تربوز کے اندر سے بہت سے ہیرے جواہرات اور آنکھوں کو چکا چوند کرنے والے قیمتی پتھر نکل کر زمین پر بکھر گئے۔ اُس نے حیرت سے اپنے مہمان کی جانب دیکھا لیکن اُس مہمان نے مسکرا کر کہا ”ساوتری یہ تمہاری نیکیوں اور مہربانیوں کا پھل ہے!“ اور یہ کہہ کر وہ مہمان پُراسرار طور پر غائب ہو گیا۔

گیت گایا کوے نے

اس خیال کے آتے ہی لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ جسے وہ چپکے سے نگل گئی۔ پھر کچھ دیر بعد بولی ”کوّے بھیّا آداب عرض ہے۔“

اُس دن لومڑی نے چاپلوسی کی چار باتیں کر کے کوّے کی چونچ میں سے روٹی کا ٹکڑا اُڑا لیا تب کوّے کو اپنی نادانی اور بیوقوفی کا شدید احساس ہوا۔ اور اس نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا کہ ضرور لومڑی کو اس کی مکاری کا ایسا مزہ چکھائے گا کہ اُسے چھٹی کا دودھ یاد آ جائے اور پھر وہ کسی کو دھوکہ دینے کی جرآت نہ کر سکے۔

دوسرے دن صبح سویرے کوّا اپنے گھونسلے سے اُڑ کر سیدھے بازار گیا۔ اور کوئی گول گول سفید چیز چونچ میں لئے اسی درخت کی ٹہنی پر آ بیٹھا لومڑی کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

ادھر لومڑی بھی کل کے لالچ میں آج بھی دھوکہ دینے کی نیت سے کوّے کی کھوج میں اپنے ٹھکانے سے نکل کھڑی ہوئی۔ راستے میں وہ ہر پیڑ کی ڈالی کو بغور دیکھتی جا رہی تھی کہ کہیں اگر وہی کل والا کوّا مل جائے تو پھر چکنی چپڑی باتیں کر کے اس کی چونچ میں دبا ہوا روٹی کا ٹکڑا ہڑپ کر لے گی۔

یہی سوچتے سوچتے وہ اس درخت کے نیچے پہنچ گئی۔ جس کے اوپر کوّا بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا...... جیسے ہی لومڑی نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا ویسے ہی خوشی سے اس کی باچھیں کھل گئیں۔ کیونکہ کوّا اپنی چونچ میں کچھ لئے بیٹھا تھا...... لومڑی نے دل ہی دل میں خیال کیا کہ چلو آج بھی صبح صبح اچھا سا ناشتہ ہاتھ آئیگا۔ ہو سکتا ہے یہ مٹھائی کا لڈو ہو۔

اس خیال کے آتے ہی لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ جسے وہ چپکے سے نگل گئی۔ پھر کچھ دیر بعد بولی ”کوّے بھیا آداب عرض ہے۔“

کوّے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر لومڑی نے ذرا اونچی آواز میں کہا ”کہئے مزاج تو اچھے ہیں نا......؟“

اس بار بھی کوّا جان بوجھ کر انجان بنا بیٹھا رہا...... لیکن لومڑی تھی بڑی ڈھیٹ تیسری بار بلند آواز سے کوّے سے مخاطب ہوئی ”بھیا جی! خفا معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں نے کہا آج صبح صبح کیسے راستہ بھول کر آ نکلے؟ یہ سنتے ہی کوّے نے اپنے پَر ہوا میں پھڑ پھڑائے جیسے کہہ رہا ہو ”بڑی دیر کی مہربان آتے آتے۔“ پھر اپنی آنکھوں میں مصنوعی چمک پیدا کر کے سر کو ہلکی سی جنبش دے کر لومڑی کی آمد پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

یہ دیکھ کر لومڑی خوشی سے پھولے نہیں سمائی...... اس کا حوصلہ اور بڑھا۔ اور اس نے اپنا دوسرا داؤ چلا ”بھیا! تمہارے پَر بڑے سندر لگتے ہیں۔ اس پر تمہاری سُریلی آواز سونے پر سہاگہ ہے۔ اللہ قسم سچ کہتی ہوں سارے جنگلستان میں بس تمہاری ہی آواز کا چرچا ہے!“

پھر لومڑی نے ایک طویل گہری سانس کھینچ کر کہا ”ہاں مَیں نے تو تمہیں یہ خوشخبری سنانا ہی بھول گئی۔ کل جنگل کے راجہ شیر سے ملاقات ہوئی تھی۔ بات چیت کے دوران تمہارا بھی ذکر خیر آ گیا۔ وہ بھی تمہاری آواز کی تعریف کر رہے تھے کہ ہم نے بھی اس نوجوان کی آواز سنی ہے، وہ آواز کا ہے کو ہے۔ جادو ہے۔ جادو!“ لومڑی نے اور خوشامد کرتے ہوئے کہا ”ذرا کان کھول کر سنو۔ راز کی بات بتا رہی ہوں۔ وہ عنقریب تمہیں اپنے دربار کا کوی بنانا چاہتے ہیں۔ کوی......“

جھوٹ موٹ کی باتیں سن کر کوّے کا خون کھول گیا۔ لیکن وہ اپنے آپ پر قابو پا کر سنبھل گیا اور ظاہری خوشی کا مظاہرہ کرتے کرتے اس نے بڑے فخر سے اپنے پَر ایک بار پھر ہوا میں پھیلائے...... یہ اب تو لومڑی کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا...... اور اسے اپنے مقصد میں کامیابی کا پورا پورا یقین ہو گیا کیونکہ اس کے خیال میں کوّا اس کی جھوٹی تعریف کے جال میں پھنس گیا تھا۔ اسی لئے اس نے اپنی پرانی چال چلی کیونکہ آزمائی ہوئی پرانی چال دس نئی چالوں کے برابر ہوتی ہے! لومڑی نے کہا ”کوّے بھیا! کل تم نے جو گیت گایا تھا وہ اتنا اچھا تھا کہ پھر ایک بار وہی گیت سننے کو جی چاہتا ہے۔ گیت سن کر مجھے تو ایسا لگا تھا کہ پھر سے حضرت تان توڑ تان جوڑ اس دنیا میں واپس لوٹ آئے ہیں۔“

یہ کہتے کہتے لومڑی نے داد طلب نظروں سے کوّے کو تاکا۔ اور پھر اپنا منہ کھلا رکھ کر ایسی جگہ کھڑی ہو گئی کہ اگر کوّے میاں ذرا بھی 'کائیں' کریں تو ان کی چونچ میں کی مٹھائی مٹی میں نہ گرے بلکہ سیدھے لومڑی کے منہ کا نوالہ بن جائے کیونکہ گزشتہ دن کا تلخ تجربہ یاد تھا کہ روٹی کا ٹکڑا زمین پر گرنے سے دھول لگ گئی تھی جس سے سارا مزہ کر کرا ہو گیا تھا!

غرض جیسے ہی ادھر کوّے نے گانے کے لئے منہ کھولا ادھر مٹھائی نیچے گری جسے لومڑی نے باکمال ہوشیاری زمین پر نہ گرنے دیا بلکہ پھرتی سے فوراً اپنے منہ میں پکڑ لیا۔

مگر یہ کیا؟

مٹھائی گلے میں جا کر اٹک گئی...... اور جوں جوں لومڑی نے اسے نگلنے کی کوشش کی توں توں اس کی حالت اور بگڑنے لگی۔ نہ صرف منہ کھولنا بلکہ سانس لینا دوبھر ہو گیا۔ وہ چاروں شانے چت پڑ گئی اور تکلیف سے ایڑیاں رگڑنے لگی۔

کوّا لومڑی کا یہ حشر اپنی برادری کے تمام کوؤں کو دکھانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے ”کائیں کائیں“ کر کے ساری برادری کو بلا لیا۔ اور انہیں سارا ماجرا کہہ سنایا۔ جس پر برادری کے تمام کوؤں نے اسے شاباشی دی کہ اس نے 'کوّا برادری' کا نام تمام جانوروں میں اونچا کر دیا ہے۔

اب تمام کوّے درخت کی ڈالیوں پر سے اتر کر لومڑی کے چاروں طرف جمع ہو گئے اور وہ کوّا خود بھی درخت سے اتر کر لومڑی کے سرہانے آ کھڑا ہوا۔

لومڑی تکلیف سے بُری طرح تڑپ رہی تھی سارے کوّے دم بخود اس دردناک منظر کو دیکھ رہے تھے لیکن ان میں سے ایک بوڑھے کوّے کو لومڑی کی حالت پر بڑا رحم آیا۔ اور اس سے لومڑی کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ وہ لومڑی پر ترس کھا کر آگے بڑھا اور لومڑی کے منہ کے قریب جا کر بولا ”چکھ لیا نا۔ دھوکہ بازی اور مکاری کا مزہ کیسا ہوتا ہے۔“ ساتھ ہی سخت تنبیہ کی ”یاد رکھ آئندہ پھر کبھی کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ ناحق جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔“ پھر بوڑھے کوّے نے اپنی چونچ لومڑی کے منہ میں ڈال کر وہ گول گول سفید چیز نکال کر لومڑی کے سامنے ڈال دی جسے لومڑی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی...... کیونکہ جسے وہ اپنے خیال میں 'مٹھائی کا لڈو' سمجھ رہی تھی وہ دراصل 'ہڈی کا ٹکڑا' تھا جو اس کے حلق میں جا کر پھنس گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے لومڑی کو پھر کبھی کسی کوّے نے اس درخت کے نیچے سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

تحریر۔۔۔۔گل محمد

غیر قانونی آبادکاروں کا مغربی کنارے میں حملہ 10 فلسطینی زخمی، کئی گھر نذر آتش

نئی دہلی (ایم این این): کم از کم ۱۰ فلسطینی پیر کی صبح زخمی ہو گئے جب غیر قانونی یہودی آبادکاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں نابلس کے جنوب میں دو دیہات پر حملے کیے۔ لبان گاوں میں آبادکاروں نے ایک بدو برادری پر دھاوا بول دیا، رہائشیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور ۱۰ افراد کو زخمی کر دیا، جن میں سے دو کو اسپتال منتقل کیا گیا، مقامی کونسل کے سربراہ یعقوب عویس نے بتایا۔ گھروں اور گاڑیوں کو بھی آگ لگا دی گئی، تقریباً ۱۰ گاڑیاں جل گئیں اور دو مکانات کو نقصان پہنچا، جن میں سے ایک مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ آگ اور جھڑپیں پھیل گئیں ایک الگ واقعے میں، غیر قانونی اسرائیلی آبادکار قریبی قصبے قصرا میں داخل ہوئے اور ایک فلسطینی گاڑی کو آگ لگا دی، جس کے بعد مقامی افراد کے ساتھ جھڑپیں شروع ہو گئیں۔

درجنوں نوجوانوں نے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور بالآخر انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا، کارکن عبدالدائم الوادی نے بتایا۔ یہ تشدد اکتوبر ۲۰۲۳ء سے مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں اضافے کا حصہ ہے، جس میں ہلاکتیں، زخمی، گرفتاریاں اور بے دخلی شامل ہیں۔ فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق اس عرصے میں ۱۱۴۰ سے زائد افراد جاں بحق، تقریباً ۱۱ ہزار ۷۵۰ زخمی اور ۲۲ ہزار افراد گرفتار کیے گئے۔ ایک مہینے میں تیسری بار، ایک فلسطینی کسان کو اس کی اپنی زمین پر، اس کے والد کے سامنے، ایک مسلح غیر قانونی آبادکار نے قتل کر دیا۔ اس ہفتے مقتول محمد فراج تھا، جو ۳۹ سالہ سول انجینئر اور پانچ بچوں کا باپ تھا، جبکہ چھٹے بچے کی پیدائش متوقع تھی۔ ہارٹز کی رپورٹ کے مطابق، محمد کو بدھ کو سر میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا جب وہ یروشلم کے جنوب میں تیکوعہ بستی کے قریب اپنے خاندان کی ۷ء۹ ہیکٹر زمین پر کھڑا تھا۔ اس کے ۷۵ سالہ والد احمد فراج، جو خود بھی زخمی ہوئے، اس واقعے کے عینی شاہد تھے۔ فراج خاندان نسلوں سے اس زمین کا نجی مالک ہے، جو اسرائیل لینڈ رجسٹری میں درج ہے۔ تاہم، گزشتہ ایک سال کے دوران آبادکار نوجوانوں نے اس زمین پر قبضہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ والد کو ایک آبادکار لیڈر یہودا کے ساتھ جھگڑا یاد ہے، جس نے دعویٰ کیا کہ یہ زمین صرف یہودیوں کی ہے۔ یہودا نے مبینہ طور پر کہا "ابراہیم نے زمین صرف یہودیوں کو دی ہے۔ میں قانون ہوں، اور قانون سے بالاتر بھی ہوں۔" یہ مہلک واقعہ کئی دراندازیوں کے بعد پیش آیا۔ یہ ایک مہینے میں اس نوعیت کا تیسرا واقعہ ہے۔ مارچ کے وسط میں، محمد شاران نے اپنے دو بیٹوں کو اپنے سامنے گولی لگتے دیکھا۔ ایک ہلاک ہو گیا جبکہ دوسرا شدید زخمی ہوا۔ دو ہفتے بعد، ۸۲ سالہ عامر عودہ کو بھی اپنے والد کے سامنے، قصرا گاوں کے قریب کھیت میں کام کرتے ہوئے

غزہ کے مستقبل پر مصر میں حماس کے وفد کی میٹنگ

نئی دہلی (ایم این این): فلسطینی تنظیم حماس کے وفد نے مصر کا دورہ کرتے ہوئے جنگ بندی کے نفاذ اور غزہ کے مستقبل کے خدوخال طے کرنے کیلئے اہم مذاکرات کیے۔ رپورٹس کے مطابق حماس کے وفد نے مصری حکام کے ساتھ تفصیلی ملاقاتیں کیں، جن میں جنگ کے خاتمے کے حتمی انتظامات اور غزہ کے بعد کے حالات پر غور کیا گیا۔ حماس نے بتایا کہ اس کے وفد نے فلسطینی دھڑوں کی شرکت کے ساتھ ایک وسیع اجلاس میں بھی شرکت کی، جس میں امن کونسل کے نمائندے نکولے ملادینوف سمیت مصر، قطر اور ترکی کے ثالثین موجود تھے۔ بیان کے مطابق یہ مذاکرات غزہ میں جنگ بندی معاہدے پر مکمل عمل درآمد اور انسانی بحران تک پہنچانے کیلئے جاری بین الاقوامی کوششوں کا حصہ ہیں۔

فرانس نے امریکہ میں ذخیرہ شدہ اپنا سونا فروخت کیا، ۱ء8 ارب یورو کا منافع

نئی دہلی (ایم این این): بینک آف فرانس نے کہا ہے کہ اس نے نیویارک میں رکھے اپنے بقیہ سونے کے ذخائر کو واپس لے لیا ہے اور اس کی جگہ پیرس میں واقع اپنے ذخائر میں یکساں مقدار کا سونا رکھ لیا ہے۔ بینک کے مطابق یہ مقدار ۱۲۹ ٹن ہے، جو اس کے سونے کے کل ذخائر کا تقریباً پانچ فیصد ہے۔ فرانس طویل عرصے سے اپنے سونے کے کچھ ذخائر کو فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک میں رکھتا آیا تھا۔ فرانس نے ۱۹۶۰ء کی دہائی میں ہی اپنے سونے کے ذخائر کی واپسی کا عمل شروع کر دیا تھا، جب حالات بریٹن ووڈس سسٹم کے خاتمے کی طرف بڑھے۔ اس کے باوجود نیویارک میں تھوڑی مقدار میں اب تک سونا رکھا ہوا تھا۔ پچھلی دو دہائیوں میں بینک پرانے یا غیر معیاری سونے کے ذخائر کو جدید بین الاقوامی معیارات کے مطابق بار سے تبدیل کر رہا ہے۔ فرانس نے ۲۰۲۴ء کے داخلی جائزے کے بعد جولائی ۲۰۲۵ء اور جنوری ۲۰۲۶ء کے درمیان امریکہ میں رکھے سونے کو تبدیل کرنے کا عمل مکمل کیا۔ اس عمل میں، براہ راست سونا لانے کے بجائے اسے فروخت کر کے یورپ میں نئے معیار کے گولڈ بار خریدے گئے۔ بینک کے گورنر فرانسس ویلروئے ڈی گالہاو نے کہا کہ پیرس میں سونے کے نئے ذخائر کو ذخیرہ کرنے کا فیصلہ سیاسی نہیں ہے، بلکہ یہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہے۔ اس اقدام کے نتیجے میں سونے کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے بینک کو تقریباً ۱۳ ارب یورو (۱۵ ارب ڈالر) کا سرمایہ جاتی منافع ہوا۔

ایران جنگ: خوراک اور ادویات کی عالمی ترسیل میں خلل، لاکھوں زندگیاں خطرے میں

نئی دہلی (ایم این این): اقوام متحدہ کے امدادی گروپوں نے خبردار کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ نے دنیا بھر میں لاکھوں ضرورت مند افراد تک خوراک اور ادویات پہنچانے کی ان کی صلاحیت کو تباہ کر دیا ہے، اور اگر تشدد جاری رہا تو مصائب مزید بڑھ جائیں گے۔ اس تنازع نے نہ صرف اہم بحری راستے بند کر دیے ہیں، جس سے عالمی توانائی بحران پیدا ہو گیا ہے، بلکہ اس سے امدادی گروپوں کی ترسیل بھی متاثر ہوئی ہیں، جس سے انہیں زیادہ مہنگے اور طویل راستے استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ آبنائے ہرمز جیسے اہم راستے عملی طور پر بند ہو چکے ہیں اور دبئی، دوحہ، اور ابوظہبی جیسے اسٹریٹجک مراکز سے جانے والے راستے بھی متاثر ہوئے ہیں۔

ایٹمی پلانٹ پر حملہ ہوا تو خلیجی ممالک میں زندگیاں تباہ ہونگی

نئی دہلی (ایم این این): ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے خبردار کیا ہے کہ اگر جوہری تنصیبات سے تابکاری کا اخراج ہوا تو خلیجی ممالک میں زندگی ختم ہو جائے گی۔ اناطولو خبر ایجنسی کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے ہفتے کو کہا کہ ریڈیو ایکٹو تابکاری خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے دارالحکومتوں میں زندگی ختم کر دے گی، تہران میں نہیں۔ یہ بیان امریکہ-اسرائیل کے فضائی حملوں کے بعد سامنے آیا جو ایران کے بوشہر جوہری پلانٹ کو نشانہ بنا چکے ہیں۔ عباس عراقچی نے امریکی سوشل میڈیا کمپنی ایکس کے ذریعے کہا کہ یوکرین کے زاپوریزیا نیوکلیئر پاور پلانٹ کے قریب حملوں پر مغرب کے غم و غصے کو یاد کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور امریکہ بوشہر میں جوہری تنصیب پر اب تک ۴ بار بمباری کر چکے ہیں، ہماری پٹروکیمیکل تنصیبات پر حملے بھی دشمن کے اصل مقاصد کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہفتے کو امریکی اور اسرائیلی حملوں نے ایران کے بوشہر جوہری پلانٹ کو نشانہ بنایا تھا، جس میں ایک شخص ہلاک ہوا۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب خطے میں کشیدگی بڑھ گئی ہے اور جنگ بندی کی کوششوں کے سلسلے میں کوئی سنجیدہ پیش رفت دکھائی نہیں دیتی۔ دوسری جانب ایران نے دوٹوک انداز میں امریکہ اور اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر جنگ کا دائرہ مزید پھیلا تو پورا خطہ ان کے لیے جہنم بن سکتا ہے۔ ایرانی مسلح افواج کے خاتم الانبیاء سینٹرل ہیڈکوارٹرز کے ترجمان ابراہیم ذوالفقاری نے اپنے بیان میں کہا کہ کسی بھی نئی جارحیت کا جواب صرف محدود نہیں ہوگا بلکہ پورے خطے میں سخت اور وسیع ردعمل سامنے آئے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کو زیر کرنے کا خواب اب مخالفین کے لیے ایک خطرناک دلدل بنتا جا رہا ہے جہاں وہ خود پھنس سکتے ہیں۔ واضح ہو کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ایران کو ۴۸ گھنٹوں کی مہلت دی ہے کہ وہ معاہدہ کرے یا آبنائے ہرمز کو بحری آمد و رفت کے لیے کھول دے بصورت دیگر سخت نتائج بھگتنا ہوں گے۔ واضح ہو کہ آبنائے۔

ایران کا پائلٹ کی ماں کو جواب: آپ کے بیٹے ٹرمپ کے ماتحت زیادہ خطرے میں ہیں

نئی دہلی (ایم این این): سنیچر کو پاکستان میں واقع ایرانی سفارت خانے نے ایک ٹویٹ کے ذریعے ایک ماں کی تشویشناک ٹویٹ کا جواب دیا، جس میں اس کے بیٹے کا تذکرہ تھا جو امریکی فضائیہ میں پائلٹ ہے۔ سفارت خانے نے کہا کہ اس کا بیٹا "ایران کی تحویل میں رہنے کے مقابلے میں ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ زیادہ خطرے میں ہے۔" یاد رہے کہ ایرانی سفارت خانے کا یہ تبصرہ اس وقت سامنے آیا جب امریکی اسٹرائیک ایگل جنگی طیارے کے ایران میں گرنے کے بعد ایک امریکی پائلٹ کے لاپتہ ہونے کے حوالے سے سوشل میڈیا پر خدشات پیدا ہو گئے تھے۔ یہ تبادلہ اس وقت شروع ہوا جب ایک صارف، جس نے خود کو فائٹر پائلٹ کی ماں بتایا، نے امریکی اسٹرائیک ایگل کے ایرانی علاقے میں گرنے کی خبروں کے بعد دعا کی اپیل پوسٹ کی۔ اس نیا ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر لکھا "میرا دل فکر سے بھاری ہے۔ براہ کرم تمام پائلٹوں اور ان کے خاندانوں کے لیے دعا کریں۔" اپنے بیٹے کی حفاظت کے لیے لوگوں سے دعا کرنے والی اس ماں کے ٹویٹ کے جواب میں ایرانی سفارت خانے نے پوسٹ کیا کہ "ایران کی تحویل میں رہنے والوں کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آیا جائے گا۔ یقین رکھیں آپ کے بیٹے ایران کی تحویل میں رہنے کے مقابلے میں ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ زیادہ خطرے میں

ہیں۔ دعا کریں کہ وہ امریکی ریسکیو ٹیموں کے ہاتھ لگنے کے بجائے ایران کی قید میں رہے! بطور مسلمان اور مہذب ایرانی، ہم جانتے ہیں کہ قیدیوں کے ساتھ عزت اور احترام سے کیسے پیش آنا ہے۔" واضح رہے کہ یہ تبصرہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ڈونالڈ ٹرمپ اور ایران کی قیادت کے درمیان بحث چھڑ گئی تھی، اس سے قبل امریکی صدر نے دھمکی دی تھی کہ اگر ایرانی حکومت امریکی مطالبات کے آگے سرنگوں نہ ہوئی تو وہ ایران کو "پتھر کے دور" میں واپس بھیج دیں گے۔ یہ اشتعال انگیز تبصرہ وائٹ ہاوس کی طرف سے بڑھتی ہوئی پرتشدد بیان بازی کے ایک ہفتے کے بعد سامنے آیا ہے۔ ٹرمپ نے بدھ کے روز پرائم ٹائم خطاب میں کہا، "ہم ان پر بہت سخت حملہ کریں گے... ہم انہیں پتھر کے دور میں واپس لے جائیں گے۔" خاص طور پر ایران کے پاور گرڈ اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی۔ تاہم ایران نے اس دھمکی کو نسل کشی اور مافیا کی زبان قرار دیا۔ جمعہ کو امریکی حکام نے تصدیق کی کہ ایران میں ایک ایف ۱۵ ای اسٹرائیک ایگل گر گیا۔ جہاں ایک عملے کے رکن کو کامیابی سے بچا لیا گیا، وہیں دوسرا لاپتہ ہے، جس کے بعد شدید جنگی تلاش اور بچاو آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ اسی دن خلیج فارس کے علاقے میں گر کر تباہ ہوئے طیارے کے پائلٹ کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ تلاش میں شامل امریکی ہیلی کاپٹروں پر مبینہ طور پر ایرانی فضائی دفاع نے فائرنگ کی، لیکن انہوں نے اپنا مشن جاری رکھا۔ اب تک، مغربی ایشیا میں فوجی اور جغرافیائی سیاسی جھڑپیں بغیر کسی رکاوٹ کے جاری ہیں۔

ٹرمپ گالم گلوج پر اُتر آئے، ہرمز نہ کھلا تو پاور پلانٹس پر حملے کا انتباہ دیا

نئی دہلی (ایم این این): ایران میں پے درپے ناکامیوں کی وجہ سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی بوکھلاہٹ میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔ اتوار کو وہ تہذیب اور شائستگی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے باقاعدہ گالم گلوج پر اتر آئے۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ٹروتھ سوشل" پر اتوار کی صبح (ہندوستانی وقت کے مطابق اتوار کی شام) انہوں نے اعلان کیا ہے کہ "منگل کا دن ایران میں پاور پلانٹ اور برج ڈے (پلوں پر حملے کا دن) ہوگا۔" مذکورہ پوسٹ میں گالی دیتے ہوئے ٹرمپ نے ایران سے آبنائے ہرمز کو کھولنے کا مطالبہ کیا ہے اور ایرانی حکمرانوں کیلئے بھی مغلظات کا استعمال کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ "ورنہ تم لوگ جہنم میں رہ رہے ہوگے۔" واضح رہے کہ ٹرمپ نے ایران کو آبنائے ہرمز کو کھولنے کیلئے جو مہلت دی ہے، اس کی میعاد منگل کو مکمل ہو رہی ہے مگر ایران کے موقف میں کوئی نرمی نہیں آئی۔ اتوار کو ٹرمپ کی اس دھمکی کے بعد بھی تہران نے اپنے اس مطالبے کو دہرایا ہے کہ "آبنائے ہرمز اسی وقت کھلے گا جب ایران کو جنگ صدارتی دفتر کے محکمہ رابطہ عامہ کے نائب سربراہ ہیں۔ امریکی صدر کے اس غیر شائستہ اور بازاری انداز گفتگو پر دنیا بھر میں تنقید کی جا رہی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سربراہ اگنس کالامار نے کہا ہے کہ "میرے پاس اس کی مذمت کیلئے

اصفہان میں امریکی سی 130 معاون طیارہ مار گرایا گیا: ایران کا دعویٰ

نئی دہلی (ایم این این): ایران نے اتوار کو دعویٰ کیا کہ اس نے جنوبی اصفہان میں ایک امریکی سی ۱۳۰ معاون طیارہ مار گرایا۔ نیم سرکاری خبر رساں ادارے تسنیم نے ایرانی پولیس کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ طیارہ پولیس اسپیشل فورسز اکائی کی بھاری فائرنگ سے تباہ کیا گیا۔ سرکاری نیوز ایجنسی "ارنا" کے مطابق، ایرانی پاسداران انقلاب نے ایک بیان میں کہا کہ "ایرو اسپیس فورس، زمینی یونٹس، عوامی اور بسیج فورسز، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور فوج کے مشترکہ آپریشنز نے دشمن کے طیارے کو کامیابی سے تباہ کر دیا۔" سرکاری ٹیلی ویژن چینل پریس ٹی وی نے ٹیلیگرام پر مبینہ طور پر گرائے گئے طیارے کے ملبے کی تصاویر شیئر کیں۔ دریں اثنا، سوشل میڈیا پر کچھ ابتدائی امریکی رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا کہ ایران میں گرائے گئے ایف ۱۵ جنگی طیارے کے دوسرے عملے کے رکن کو بچانے کی کارروائی کے دوران، امریکی افواج نے اپنا ہی طیارہ اڑا دیا۔

کیا 40 ڈالر کا اسمارٹ فون افریقی ممالک میں ڈیجیٹل عدم مساوات ختم کر سکتا ہے؟

نئی دہلی (ایم این این): موبائل کمیونیکیشن انڈسٹری کے لیے عالمی وکالت اور لابی گروپ نے اعلان کیا کہ وہ ۲۰۲۶ء میں کانگو، ایتھوپیا، نائجیریا، روانڈا، تنزانیہ اور یوگنڈا میں ۴۰ ڈالر کے اسمارٹ فونز کے پائلٹ پروجیکٹ کے لیے شراکت داری کر رہا ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا کہ سستے ۴جی اسمارٹ فونز بڑے پیمانے پر لاکھوں افراد کو انٹرنیٹ سے منسلک کر سکتے ہیں، جس سے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، مالیاتی خدمات، ای کامرس، اور اے آئی پر مبنی ٹولز تک رسائی ممکن ہو گی۔" تقریباً ۶۹ کروڑ افریقی موبائل انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے حالانکہ وہ کوریج ایریا میں رہتے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رکاوٹ ڈیوائس کی استطاعت ہے، بنیادی ڈھانچہ نہیں۔ کاؤنٹر پوائنٹ ریسرچ کے مطابق ۴۰ ڈالر میں ۴جی اسمارٹ فون کی قیمت فیچر فون کی عالمی اوسط فروخت قیمت سے صرف ۱۰ فیصد زیادہ ہوگی۔ لیکن ماہرین کے مطابق، اسٹیون ایتھوال کا کہنا ہے کہ "آپ ۴۰

فون، ایئر ٹیل، اورنج، مینوفیکچررز مالیاتی اداروں، اور عالمی اداروں (ورلڈ بینک گروپ، انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین) کو اکٹھا کیا ہے تاکہ یہ فونز بنائے اور بیچے جا سکیں۔ حالانکہ متعدد پچھلے تجربات ابتدائی جوش کے باوجود، یہ تجربہ ناقابل عمل لاگت کے ڈھانچے گمراہ کن مارکیٹنگ، اور آخر کار مینوفیکچرنگ اور ترسیل کی ناکامیوں کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ کاؤنٹر پوائنٹ کے محقق احمد شہاب کا کہنا ہے کہ "یہ حدود اکثر صارفین، خاص طور پر قیمت کے لحاظ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ٹی آر ڈی، اتر ریلوے، جموں توی کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ای-ٹینڈرز (www.ireps.gov.in) طلب کی جاتی ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل/ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر: 251-J -Elect.T-02-2026-27
کاموں کی تفصیلات: 2 سالوں کی مدت کیلئے شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا ریلوے اسٹیشن، پلیٹ فارم شیلٹرز اور کٹرا کے آس پاس سروس بلڈنگوں میں مختلف مقامات پر لاگو 1 میگاواٹ (پی) سولر انرجی پلانٹ کا سالانہ جامع سنچالن اور رکھ رکھاؤ۔
تخمینہ لاگت (روپے): 16,88,960.00 روپے
بیعانہ کی رقم (روپے): 33,800.00 روپے
مدت تکمیل کام: 24 ماہ
ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت: 27-04-2026 کو 15.00 بجے کے بعد
ویب سائٹ: www.ireps.gov.in

نمبر۔ J-251۔ الیکٹرک۔ ٹینڈر نوٹس نمبر 02/2026-27 مورخہ 02-04-2026 1126/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس

ڈپٹی چیف انجینئر/کنسٹرکشن/بلنگ اتر ریلوے، جموں توی بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل کام کیلئے ایک پیکٹ سسٹم کے تحت کھلے ای-ٹینڈرز طلب کرتے ہیں:

1.	کام اور جگہ کا نام	ڈپٹی چیف انجینئر (کنسٹرکشن بریج لنک) جموں توی کے تحت جموں توی اور پٹھانکوٹ اسٹیشنوں کے ریلوے کوارٹروں، دفتروں اور ریسٹ ہاوسوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ۔
2.	مدت تکمیل کام	6 (چھ) مہینے
3.	لگ بھگ کام کی لاگت	1,36,48,432.60/- روپے
4.	بیعانہ رقم جمع کرنے کیلئے کم سے کم رقم	2,73,000.00/- روپے
5.	ای-ٹینڈر جمع کرنے اور ٹینڈرز کھولنے کیلئے تاریخ اور وقت	آئی۔ آر۔ ای۔ پی۔ ایس ویب سائٹ یعنی www.ireps.gov.in پر 30-04-2026 کی تاریخ کو 15.00 بجے تک ٹینڈرز اپ لوڈ کی جا سکتی ہیں۔ بولی دہندگان ای-ٹینڈر میں حصہ لے سکتے ہیں جس میں سے تکنیکی کم کمرشیل بڈز 30-04-2026 کو 15.00 بجے کھولی جائیں گی۔
6.	مفصل ٹینڈر نوٹس اور ٹینڈر دستاویز	مفصل ای-ٹینڈر نوٹس اتر ریلوے ویب سائٹ www.nr.indianrailways.gov.in پر دستیاب ہے اور ٹینڈر دستاویز www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ اوپر ٹینڈر دستاویز 16-04-2026 سے 30-04-2026 تک آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ یعنی www.ireps.gov.in پر آفر جمع کرنے کیلئے دستیاب ہوگا۔ مذکورہ ٹینڈروں کے سلسلے میں دیگر بھی شرائط اور ضوابط ٹینڈر دستاویز میں دی گئی ہیں۔ مذکورہ دفتر کے نوٹس بورڈ پر مفصل ٹینڈر نوٹس بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

نوٹس نوٹس نمبر شمار 1-WDYCECDJAT-26-27 مورخہ 04-04-2026 1130/26

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ایس/اتر ریلوے/جموں توی کے ذریعے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای-ٹینڈرز (www.ireps.gov.in) طلب کی جاتی ہیں۔ ٹینڈر دہندہ اپنی اصل/ترمیمی ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ و وقت تک جمع کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	کام کی میعاد	بولی بند ہونے کی تاریخ و وقت	ویب سائٹ
251-J-الیکٹرک-T-01-2026-27	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا ریلوے اسٹیشن میں 450 kWp سولر انرجی پلانٹ کے انتظامات۔	2,30,54,458.59	4,61,100.00	6 ماہ	27.04.2026 15:00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

نمبر۔-251-J-الیکٹرک/الیکٹرک-ٹنڈر نوٹس نمبر/01/2026-27 مورخہ:02.04.2026 1125/2026

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

استاد کا ادب اور اصلاح

جس طرح کامیابی کا سہرا استاد کے سر ہے اسی طرح ناکامی میں بھی استاد کا بڑا ہاتھ ہے

مستظہر اقبال

دنیا کا نظام ہی کچھ ایسا ہے کہ حسد زیادہ اور رشک نہ ہونے کے برابر ہے۔ لیکن کم از کم دو ایسی ہستیاں ضرور موجود ہیں جن کے بارے میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ہر صورت میں اچھی خواہشات ہی رکھتی ہیں۔ ایک والدین اور دوسرے اساتذہ، کہ ہر صورت اپنی اولاد اور اپنے شاگردوں کو پھلتے پھولتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ہر مشکل راستہ اور طریقہ اپنانے میں عار محسوس نہیں کرتے کہ جس سے اولاد اور طلبا کی شخصیت، اخلاق، کردار، عمل، زندگی اور اس سے متعلقہ کسی بھی معاملے میں بہتری لاسکیں۔ چاہے اولاد اور طالب علم کتنا ہی برا کیوں نہ منائیں، انہوں نے تہیہ کررکھا ہوتا ہے کہ فائدے والی کڑوی گولی اپنی اولاد اور شاگردوں کے حلق سے نیچے ضرور اتارنی ہے۔

ہمارے معاشرے میں والدین کا تو پھر بھی کچھ نہ کچھ ادب باقی ہے لیکن اساتذہ کی قدر اور ادب رخصتی کے دہانے پر ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات میں ایک طرف تو اساتذہ کی نالائقی، خلوص کا فقدان اور تعلیم کا کاروبار بننا ہے اور دوسری طرف تربیت کی کمی، مادیت کی اہمیت، وقت اور موقع کی ناقدری اور زندگی کی حقیقتوں سے بے اعتنائی و بے رخی ہے۔

کسی بھی قوم کیلیے سب سے اہم اس کی افرادی قوت ہوتی ہے کہ وہ زرخیز ذہن ہر طرح کی مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اگر عقل، فہم، شعور وادراک اور دانش موجود ہو تو کوئی نہ کوئی راستہ نکل ہی آتا ہے۔ لیکن یہ موجود کیسے ہوں گی، اس کی نرسری تو اساتذہ کے ہاں ہے جب کہ زمانہ موجود میں استاد کی اپنی صلاحیتوں اور نیت پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ہر کوئی حادثاتی طور پر استاد ہے، شاید ہی کوئی ہو جو اپنے مصمم ارادے، سوچ اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت استاد بنا ہو۔ اس پر مستزاد یہ کہ اساتذہ بھی باقی قوم کی طرح مزید پڑھنے، تعلیم حاصل کرنے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش سے بے زار ہیں۔ چاہتے ہیں کہ جلد یا بدیر منصب استاد سے کسی بھی طرح چھٹکارا پاسکیں اور کسی بھی طرح کوئی اور پیشہ اپنا سکیں۔ دوسری طرف اچھے خاصے نام رکھنے والے اساتذہ بھی تعلیم کے

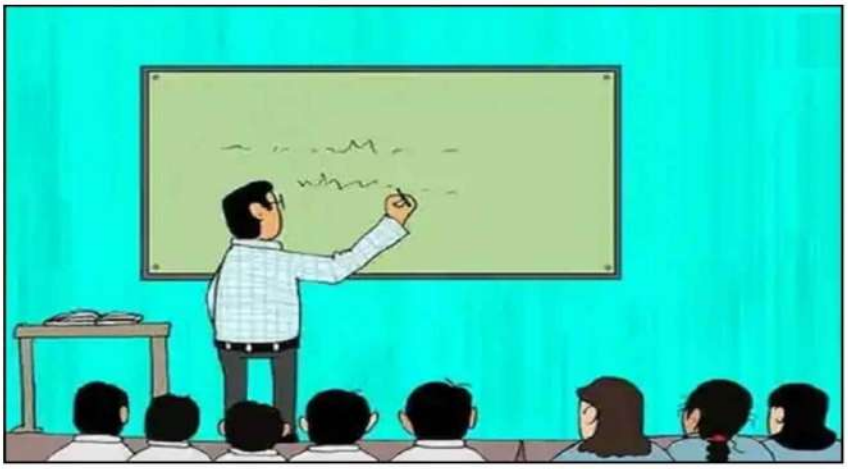

اغراض ومقاصد، تعلیم کی اہمیت اور دنیا میں رائج طریقہ تعلیم سے نابلد ہیں۔ اب ان حالات میں اس طرح کے اساتذہ کے زیر سایہ کیا تربیت ہورہی ہے اور کس طرح کے زرخیز ذہن پیدا ہورہے ہیں اس کا اندازہ لگانا بالکل بھی مشکل نہیں۔

ہم ہر سال یوم اساتذہ منالیتے ہیں لیکن یہ جاننے اور ماننے کی کوشش نہیں کرتے کہ جس طرح کامیابی کا سہرا استاد کے سر ہے اسی طرح ناکامی میں بھی استاد کا بڑا ہاتھ ہے۔ استاد کی حیثیت اس ملاح کی طرح ہے جو کشتی کو جس سمت چاہے موڑ سکتا ہے۔ کیا اس پہلو پر کام کرنے کی ضرورت نہیں کہ استاد کی درستی سے معاشرے کی درستی ہے۔ کیا استاد بننے کیلیے کوئی شرائط وضوابط نہیں ہونے چاہئیں؟ کیا کوئی ایسا طریقہ، معیار اور ادارہ نہیں ہونا چاہیے جو ذہنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر دیکھ بھال کرسکے کہ کوئی استاد بننے کے لائق بھی ہے یا نہیں۔ آئے دن تعلیمی اداروں، بشمول مدارس، اسکولوں اور کالجوں سے ایسی ایسی بھیانک خبریں آتی ہیں جن کا ماضی قریب وبعید میں ذکر تو کیا تصور بھی محال رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ استاد کرتے ہیں یا استاد کے لبادے میں موجود بھیڑیے کرتے ہیں؟ معیار اور ادارہ تو ایک طرف والدین اور طلبا کو بھی کسی قسم کی فکر نہیں کہ وہ کس استاد سے کیا علم حاصل کررہے ہیں۔ بس ایک بھیڑ چال ہے جس کا مقصد صرف حجامت شدہ گدھے پیدا کرنا ہے۔

دوسری طرف دیکھیے تو چند ایک، جن پر گمان ہے کہ وہ لوگ علم والے ہیں اپنے علم پر قیمت کا ٹیگ لگا کر بیٹھ گئے ہیں اور تعلیم وہ واحد معاہدہ بیع ہے کہ جس میں ثمن زیادہ ہو اور مبیعہ کم ہو، پھر بھی کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ طلبا کلاس سے جلدی چھوڑ دینے، کم پڑھانے والے اور زیادہ نمبر دینے والے استاد کو پسند کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ پسندیدگی صرف دوران تعلیم برقرار رہے گی اور جوں جوں عقل وفہم میں اضافہ ہوتا جائے گا وہی اچھا استاد برا اور تعلیم کے دوران سختی کرنے والے اساتذہ اچھے محسوس ہونے لگیں گے۔

اب ہمیشہ مسائل پر ہی کڑھا جاتا ہے اور حل پر کم سے کم بات کی جاتی ہے کیوں کہ حل کیلیے جسمانی، جذباتی اور عقلی وسائل درکار ہیں، حل کیلیے سب سے پہلی قربانی استاد کو دینا پڑے گی، اسے نہ صرف اپنے علم اور صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرنا پڑے گی بلکہ اپنے کردار کو بھی بے داغ رکھنا ہوگا اور اس کے بعد تعلیم کیلیے ایسے طریقے اپنانا اور بنانا ہوں گے کہ طلبا تعلیم سے بددل اور متنفر نہ ہوں، طلبا کیلیے تعلیم کو مجبوری کے بجائے دلچسپ بنانا ہوگا، دوسری طرف والدین کو بھی کوشش کرنا ہوگی کہ بچوں کو استاد، علم اور کتاب کی اہمیت، ادب اور احترام سے روشناس کروائیں۔

کمپاؤنڈنگ فارمیسی اور بھاری خطرات

فارمیسی میں کمپاؤنڈنگ کی خدمات مریض کی ایک کلیدی ضرورت کو پورا کرسکتی ہے

ڈاکٹر عبید علی

منافع میں فطری دلچسپی دراصل ادویہ سازی کی صنعت افقی پھیلنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ منافع اور لالچ کے درمیان حائل لکیر کی موٹائی کا تعلق شعور کی بلندی اور دوسروں کا خیال رکھنے کے جذبے سے وابستہ ہے۔ بچگانہ ذہن کہیے یا آمرانہ ذہن کہیے، شعور کی یہ سطح ہر قیمت پر اپنا فائدہ دیکھتی ہے۔ جنھیں آپ نہ جانتے ہوں اور نہ ان سے کوئی واسطہ ہو، ان کا بغیر کسی لالچ کے خیال رکھنا اور اس ذمے داری کیلیے جان لڑانا ہی انسانیت کے شعور کی معراج ہے۔

بعض دوائیں کم خوراک میں دستیاب نہیں ہوتیں۔ یا یوں جانیے کہ ان ادویہ کا استعمال بہت کم ہے، اس لیے اسے بڑے پیمانے پر بنانے میں خاطر خواہ منافع کے امکانات معدوم ہوتے ہیں۔ جس کے باعث ادویہ ساز صنعتکار اس میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ اب اگر یہ ادویہ مریض کیلیے ضروری ہوں یا ناامید حالات میں روشنی کی کرن بن سکتی ہوں تو ڈاکٹرز ان ادویہ کو اس مریض کی صحت کی خاطر تجویز کرتے ہیں۔ فارمیسی والے ان ادویہ کو بازار میں دستیاب کیمیکل کی مدد سے اس مخصوص مریض یا اسپتال کے مریضوں کیلیے بناتے ہیں۔ یقیناً ان ادویہ کی کوالٹی، تحفظ اور اثر انگیزی پر وہ کام یا وہ محنت نہیں ہوتی جو ایک ادویہ ساز کمپنی میں ہوتی ہے۔ ان ادویہ کے بنانے پر نہ کوئی ضروری تحقیق ہوتی ہے اور نہ ہی ان پر نظر ثانی، جس کی ذمے داری ریگولیٹری اتھارٹی اٹھاتی ہو۔

چونکہ بعض ادویہ مخصوص انسانی گروپ میں پہلے کبھی باقاعدہ آزمائی نہیں گئی ہوتیں، اس لیے اس کے بارے میں حقیقی معلومات حوالے کیلیے نہیں ملتیں۔ یہ مریضوں کے

مخصوص گروپ جیسے بچے، حاملہ خواتین، یا کسی اور دوسری بیماری کے مریض وغیرہ ہوتے ہیں۔ انتہائی ضرورت محسوس ہونے پر ڈاکٹرز انھیں مریض کی آزادانہ مرضی سے یہ ادویہ تجویز کرتے ہیں جو فارمیسی میں مریض کیلیے بنائی جاتی ہیں۔ اس مشق کو ہم دوا کے منظور دعوی کے علاوہ استعمال کے نام سے پہچانتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ بعض ادویہ صرف منہ سے کھائی جاسکتی ہیں، ان کا انجکشن دستیاب نہیں یا بعض کا انجکشن ہے مگر منہ سے کھانے والی دوا دستیاب نہیں وغیرہ۔ بعض کیمیائی اجزا کسی دوسرے امراض کیلیے منظور ہوتی ہیں اور ان اجزا کی ایک ساتھ دوا دستیاب نہیں ہوتی تو اس صورتحال میں خطرات مول لے کر یعنی ناپ تول کرانھیں بھی فارمیسی میں مخصوص مریض کیلیے ان ادویہ کو ضروری احتیاط کے ساتھ بنانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس طرح کی اجازت کا مقصد مریض کی جان بچانا اور مشاہدات میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

یعنی فارمیسی میں دوا کسی ایسے مریض کیلیے بنائی جاسکتی ہے جس کا علاج منظور شدہ دستیاب دواؤں سے نہیں کیا جاسکتا ہو، مثلاً مریض جس کو کسی خاص رنگ سے الرجی ہو اور اسے اس کے بغیر دوا بنانے کی ضرورت ہو، یا ایک بوڑھا مریض یا بچہ جو دوا حلق سے نگل نہیں سکتا ہو اور اسے محلول خوراک کی شکل میں دوا کی ضرورت ہو۔ ایسی صورتحال میں اسپتالوں، کلینکس اور دیگر صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات میں موجود فارمیسیز کے فارماسسٹ مریضوں کو یہ ادویہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت اہم معاملہ ہے اور اکثر اوقات اس میں لالچ مریضوں کے مفادات پر غالب آجاتی ہے۔

بہرکیف فارمیسی میں کمپاؤنڈنگ کی خدمات مریض کی ایک کلیدی ضرورت کو پورا کرسکتی ہے۔ تاہم، کچھ فارمیسیز اور کمپاؤنڈر ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے رہے ہیں جو مریضوں کی جان کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں اور/یا ادویہ کی منظوری کے عمل کو سنگین نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کچھ پیشہ ور لوگ غلط اور گمراہ کن دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کمپاؤنڈڈ ادویہ محفوظ اور موثر ہیں۔ غلط تاثر دیتے ہیں کہ یہ منظور شدہ اور محفوظ ادویہ ہیں۔ جبکہ انھیں ریگولیٹری اتھارٹی نے نہ جانچا ہوتا ہے اور نہ ہی پرکھا۔

اکتوبر 2012 میں امریکا کو حالیہ تاریخ میں آلودہ مرکب ادویہ سے منسلک سب سے سنگین جان لیوا وبا کا سامنا کرنا پڑا، جہاں میساچیوسٹس کی ایک فارمیسی میں تیار کیے گئے انجکشن ادویات میں فنگس (پھپھوند سمجھ لیجیے) کی آلودگی شامل تھی۔ اور یہ آلودہ دوائیں مریضوں کی ریڑھ کی ہڈی اور جوڑوں میں داخل کی گئیں۔ 20 امریکی ریاستوں میں تقریباً 14 ہزار مریضوں کو یہ دوا دی گئی، 750 سے زیادہ لوگوں کو فنگل انفیکشن رپورٹ ہوا اور 60 سے زیادہ لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ کوئی معمولی یا الگ تھلگ واقعہ نہیں تھا۔ چونکہ اسپتال کی فارمیسی میں دانستہ بداحتیاطی یا نادانستہ لاعلمی کا سنگین خمیازہ مریض بھگتے ہیں، اس لیے مریضوں کی دی گئی رضاکارانہ معلومات وشکایات پر توجہ کے ساتھ ساتھ فارمیسی میں ادویہ کی تیاری پر نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے یہاں بھی اچھے کام کو بھی برے طریقے سے سرانجام دینے کی وجہ کچھ نہیں بس لالچ اور استحصال ہے۔ اسپتال میں تیار کی جانے والی ادویہ کی قیمت پر حکومتی نگرانی غیر موثر ہونے کی وجہ سے افراتفری میں لوٹ مار بے قابو ہی رہتا ہے۔ لیبل کے برخلاف دوا کا مریض پر استعمال ہو یا دوا سے دوسری ادویہ یا خوراک بنائی جائے، دونوں عمل یقینی طور پر خطرات کو دعوت دیتے ہیں۔ معلومات اور ذمے داری کے بغیر ڈاکٹرز کا غیر منظور شدہ بیماری یا خوراک میں ادویہ کا تجویز کرنا اور فارماسسٹ کا لیبل کی ہدایات کے برخلاف از خود دوا بنانا سنگین غیر ذمے داری ہے۔

یاد رکھیے! فارمیسی کی سہولیات کے موثر انسپکشن کے بغیر اس طرح بنائی گئی ادویہ کو محفوظ سمجھنا کبوتر کی طرح آنکھ بند کرنے کے مترادف ہے۔ انسپکشن کرنے کیلیے مطلوبہ علم، اہلیت اور ہنر درکار ہوتا ہے۔ جس کیلیے خاصا پڑھنا، جاننا اور سمجھنا پڑتا ہے۔ فارمیسی کی سیر اور فارمیسی کا معائنہ دو یکسر مختلف باتیں ہیں۔ لاچار مریضوں کا درد محسوس کیجیے، خاص طور پر ان کا جن کو آپ جانتے بھی نہیں۔

☆☆☆☆☆

وطن
سرینگر

خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویشناک

وادی کشمیر میں خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویش ناک رُخ اختیار کرتا جارہا ہے اور صورتحال انتہائی سنگین بنی ہوئی ہے جبکہ آئے روز اس طرح کی خبریں موصول منظر عام آتی رہتی ہے۔گزشتہ دو برسوں کے دوران وادی کشمیر میں خودکشی کے واقعات میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ بادی میں **5** فیصد لوگ خودکشی کرنے کوشش کرتے ہیں جبکہ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا تھا کہ وادی کشمیر میں ہر روز ایک شخص خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ماہرین نفسیات کا ماننا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے نامساعد حالات کے دوران وادی کشمیر میں خودکشیوں کا رجحان کافی بڑھ چکا ہے اور اس حوالے سے صحیح اعداد وشمار سماجی ڈر کی وجہ سے منظر عام پر نہیں پارہے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ وادی کشمیر میں خودکشی کی بنیادی وجہ گھریلو فسادات، زندگی میں ناکامی اور رشتوں میں کڑواہٹ یا کھٹاس ہے۔دوسری ریاستوں کی طرح جموں کشمیر میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھتا ہی جارہا ہے اور معصوم افراد اپنی قیمتی جانوں کو ضائع کررہے ہیں، جو ذی حس طبقہ کیلئے ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔وادی میں جہاں نامسائد حالات کے دوران تشدد میز واقعات نے شہریوں کی جان لی وہی خودکشی کے واقعات میں بھی ہوش ربا اضافہ ہوا۔ وادی کے شمال وجنوب میں گزشتہ برس سینکڑوں ایسے واقعات منظر عام پر جب لوگوں نے از خود موت کو گلے لگانے کی کوشش کی جن میں زیادہ تر تعداد خواتین کی تھی۔ادھر ماہرین نفسایات کا ماننا ہے کہ ناقص معاشی حالات اور پر تناؤ زندگی خوکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اصل محرکات ہیں۔اس سلسلے میں معروف ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے خودکشی کے واقعات کی اصل ذمہ دار وہ حالات ہیں جن سے ایک انسان مقابلہ کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر چہ جان سب کو عزیز ہوتی ہیں اور کوئی بھی شخص اس کو ختم نہیں کرنا چاہتا ہیں تاہم کچھ اوقات میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کو لگتا ہیں کہ وہ ان حالات کے سامنے بے بس ہیں۔ ذہنی تناؤ اور پر اشوب ماحول خودکشی کی ایک اور وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مقابلوں کے پیچھے اندھی ڈوڑ اور سماج سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہیں۔ ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ خواتین میں سب سے زیادہ خودکشی کے رجحانات اس لئے سامنے تے ہیں کیونکہ صنف نازک زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور ماحول وحالات کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے کمزور ہوتی ہیں۔ادھر سیول سوسائٹی کا نظریہ ہے کہ اخلاقی گراوٹ اور دیکھا دیکھی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بے راہ راوی اور بچوں پر والدین کے کنٹرول میں کمی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ **30** برسوں سے ریاست خاص طور پر وادی میں جو مادہ پرستی کا رجحان بڑا ہیں وہ بھی ایک بڑی وجہ ہیں کہ لوگ موت کو گلے لگا رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دور جدید کی چکا چوند زندگی کی وجہ سے دیکھا دیکھی شروع ہوئی ہیں جبکہ مغربیت کے رجحان کی وجہ سے سماج کا مزاج بھی مندوئل ہوا ہے اور خودکشی کے واقعات جو سامنے رہے ہیں اس کے اصل محرکات بھی ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ سماجی نا انصافی، سیاسی کورپشن، بدعنوانی اور مقابلوں کی دوڑ کی وجہ سے لوگ ذہنی تناو کے شکار ہورہے ہیں اور اسکا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ایک ائمہ کا کہنا ہے کہ بے شمار زر کثیر بھی وادی میں گیا جس کی وجہ سے دولت کے انبار کھڑے ہوئے اور بے راہ راوی اور دیکھا دیکھی نے جنم لیا جبکہ مغربیت کی ہوا کھڑی ہوئی ہیں اور وہ جدیدت کے شکار ہو رہی ہیں۔سماج میں اگر چہ اب جبکہ خودکشیاں ناسور کی شکل اختیار کرچکی ہے تو اس دو میں والدین پر فرضی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دیں جبکہ کاص طور پر علمائے کرام اور مذہبی لیڈران بھی بری الاذمہ نہیں ہے کیونکہ اس ناسور کو ختم کرنے کیلئے وہ اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔علمائے دین کا ماننا ہے کہ دین سے دوری اور اخلاقی اقدار میں تنزل کی وجہ سے خودکشیوں کے گراف میں اضافہ ہو اہے۔ان کا کہنا ہے کہ اہل خانہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں اور دیگر اہل وعیال کو مایسی کا شکار نہ ہونے دے۔

انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے

عظیم امریکی دانشور نوم چومسکی ایک دلچسپ مکالمے میں کہتے ہیں:''ہر وہ شخص جو کورونا کی وبا سے پہلے والی فطری صورت حال واپس آنے کا خواب دیکھتا ہے،وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہ صورت حال کسی بھی طرح فطری نہیں تھی''۔اس وبائی بیماری نے اس ''فطری'' صورت حال کا پول کھول کر رکھ دیا ہے،جس کے بارے میں کچھ لوگ خواب دیکھ رہے ہیں کہ جیسے ہی کامیاب ویکسین اپنے جسم میں داخل کرلیں گے،ہم زندگی کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وبائی بیماری کے خاتمے کے ساتھ ہی ہم یکایک ایسی دنیا میں چلے جائیں گے جس کا کورونا سے پہلے والی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ یہ یقینی ہے کہ بحران کی خطرناکی ہم سب کو ان تمام اصولوں پر از سرنو بالکل جڑ سے جائزہ لینے پر مجبور کرے گی جن پر موجودہ دنیا کو بنایا گیا ہے،اور یہ چیز دیر یا سویر، ہمارے طرز زندگی اور طرز فکر میں بنیادی تبدیلی ضرور لائے گی،اس کی ابتدا ہو چکی ہے اگر چہ بہتوں کو اس کا ادراک نہیں ہو پارہا ہے۔یہ وبائی بیماری اس زلزلے کی مانند ہے،جو انجینئروں کو مجبور کردیتا ہے کہ وہ قدیم منہدم عمارتوں کے نقائص کو سمجھنے کے بعد ایسی عمارتیں تخلیق کریں جو مستقبل میں زلزلوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔ بالکل اسی طرح اب ہم بحیثیت افراد،اقوام اور ملکوں کے دوبارہ سوچنے پر مجبور ہوں گے،تاکہ ہم نے جو فکری اور مادی نظام اور پالیسیاں تعمیر کررکھی ہیں ان کے تمام کمزور پہلوؤں کی نشان دہی ہو،اور اس ہولناک تجربے نے ہمیں جو سکھایا ہے اسے بہتر تعمیر میں کام لائیں۔

کورونا کے زلزلے نے جس سسٹم کو سب سے زیادہ ہلا کر رکھ دیا ہے،وہ نظام صحت ہے۔اس وبائی بیماری کا مقابلہ کرنے میں غریب ممالک کے نظام صحت کا ناکام ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے،لیکن امریکا، برطانیہ اور اٹلی جیسے بڑے مغربی ممالک کی ایسی سانحاتی تصویر سامنے آنا جس میں یہ ممالک چینی فوجی طیاروں سے طبی امداد منتقل کرتے نظر آتے ہیں۔تو اس کا مطلب ہے کہ ان تمام ملکوں کو اپنے صحت کے سسٹم کو نئے سرے سے قائم کرنے کیلئے پیکیج سے بھی زیادہ سخت جائزوں کی ضرورت ہے۔درحقیقت مجھے امریکی نظام صحت کے زمیں بوس ہوجانے پر تعجب نہیں ہوا،جس کی اصلاح کی باراک اوباما نے کوشش کی تھی،لیکن پھر ٹرمپ نے آکر اس آدمی کی تمام اصلاحات پر پانی پھیر دیا۔ مجھے برطانوی نظام کے گھٹنے ٹیکنے پر بھی حیرت نہیں ہوئی جو آج اخلاقی اصولوں سے عاری لبرل ازم کی قیمت نہ صرف خود بلکہ یہاں کے بے گناہ مریضوں سے بھی ادا کروارہا ہے۔

یاد پڑتا ہے کہ **80** کی دہائی کے آغاز میں تیونس کے شہر سوسہ میں فیکلٹی آف میڈیسن میں طب وقائی کے پروفیسر کا لیکچر سننے کا موقع ملا جنہوں نیپانچویں سال کے طلبا کے سامنے دنیا میں رائج صحت کے نظاموں اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کرنا تھا،جس میں نمونے کی حیثیت سے سوویت یونین بطور کمیونسٹ ملک،امریکا بطور سرمایہ دار ملک تھے،سویڈن اور برطانیہ بطور ان ممالک کے تھے جنہوں نے سوشلزم اور کیپٹلزم کے بہتر افکار کو اخذ کیا۔صحت عامہ پر خرچ اور نتائج کے حوالے سے صحت کا بدترین نظام امریکی نظام کو قرار دیا کہ اس کی لاگت بہت زیادہ ہے اور بیماری سے لڑنے اور شرح اموات میں کمی لانے کے لحاظ سے اس کا حاصل بہت کم،خواہ اس کا تعلق نوزائیدہ بچوں سے ہو یا بوڑھوں سے۔یہ سب اس لیے کہ امریکا کا نظام صحت مریضوں کے مفاد کی خاطر نہیں بنایا گیا بلکہ ایک انتہا پسند لبرل ازم کے مفاد کی خاطر بنایا گیا ہے جس کے نزدیک صحت خرید وفروخت کے ہر سامان کی طرح ایک سامان ہے اور اسپتالوں یا انشورنس کمپنیوں کی کسی بھی چیز سے زیادہ فکر صرف نفع کا حصول ہے۔

دستیاب سائنسی اعداد وشمار کی بنیاد پر یہ بتایا کہ صحت کا سب سے بہترین نظام برطانوی نظام ہے کیوں کہ وہ انصاف،منصوبہ بندی اور مریضوں کی آزادی پر مشتمل ہے اور اس لیے بھی کہ ریاستی ٹیکس کے ذریعے اس کی مالی اعانت ہوتی ہے۔یہ مارگریٹ تھیچر کے اقتدار میں آنے سے پہلے کی بات ہے،جب **80** کی دہائی کے آخر میں اس نے آکر برطانوی صحت کے نظام کی چیر پھاڑ نہیں کی تھی۔اس کے یہاں''کی ورڈ''نج کاری تھا،اور اس کا ماننا تھا کہ اسپتال ایک اقتصادی ادارہ ہے جو مریضوں پر اس نفع میں سے ہی خرچ کرے گا جو اسے خود مریضوں سے حاصل ہوگا۔

یہ تو طے ہے کہ لبرل ازم جواب تک دنیا کے سرکردہ معاشی ماہرین جیسے تھامس پیکیٹی کی بمباری کے نیچے رہا،اس بحران سے اور زیادہ لاغر ہوکر نکلے گا،صرف اس نظام صحت کی کارکردگی کی وجہ سے نہیں جس کا وہ ذمہ دار ہے، بلکہ اس عالمی اقتصادی مشین کے اتنی جلدی بیٹھ جانے کی وجہ سے، جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا،خاص طور سے **80** کی دہائی کے آخر میں صدر ریگن اور برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر کے درمیان معاہدوں کے بعد۔جیسے ہی وبائی بیماری ہم پر حملہ آور ہوئی، پیداوار دھڑام سے نیچے آگری، کیونکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم فیکٹریوں کے درمیان مواصلاتی نظام ٹھپ پڑ گیا، جنہیں سستے مزدوروں کے پیش نظر یہاں وہاں بانٹ دیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں اچانک بے روزگاری کی سونامی نے ہلہ بول دیا اور اس کے بعد زیادہ کمزور ملکوں میں بھوک وافلاس کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔یہ سخت حالات لبرلزم کے پرستاروں کا انتظار کررہے ہیں۔

اقوام اور اشرافیہ نے فطرت کو تباہ وبرباد کرتے ہوئے اپنے عیبوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر کرلیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ مان لیا تھا کہ بہت سے مواقع کی طرح یہ بھی دولت بڑھانے کا میدان ہے لیکن وہ اپنی ذمہ داری سے معاف نہیں کیے جائیں گے،موجودہ اقتصادی بحران میں اور کورونا کے خاتمے کے بعد اس بحران کے نتیجے میں جو اور بحران آئیں گے،ان پر عالمی کمپنیوں کے دباؤ کے باوجود اقوام عالم اور بہت سے ممالک خاموش نہیں رہیں گے۔اس وبائی بیماری نے اس تصور کی مضحکہ خیزی اس طرح نمایاں کردی ہے کہ اس پر کسی کارٹون کا گمان ہوتا ہے۔ یہ وائرس ہمیں یہ دل پذیر سبق دیتا ہے کہ انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے۔ بھلا آج آزاد قومی فیصلے جیسے تصور کا کیا مطلب رہ جاتا ہے،جب کہ تم ایسی دنیا میں رہ رہے ہو جو باہم مربوط اور گتھم گتھا ہے۔جس میں ہر وطن ایک مشترک نسیج کے خلیے کی طرح ہے،اس کی زندگی سے ہر خلیے کی زندگی ہے،اس کی بیماری اسے بیمار کرتی ہے اور اس کی موت اس کی موت بن جاتی ہے۔

آج ایسی دنیاوی سرحدوں کا کیا مطلب رہ گیا جس میں چمگادڑوں کا گوشت کھانے کی چینیوں کی حرص کے نتیجے میں ہزاروں اطالوی، ہسپانوی اور فرانسیسی موت کا شکار ہوتے ہیں، لبنانی بھوک کی خاطر مظاہرہ کرتے ہیں، تیونس میں سوجی اور آٹے سے لدے ہوئے ٹرکوں پر ڈاکہ زنی کے واقعات بڑھ جاتے ہیں، برطانوی وزیر اعظم آئی سی یو میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اور دنیا کی نمبر ون فوجی قوت کا سربراہ تمام لوگوں کیلئے مذاق بن جاتا ہے جب وہ اس بیماری کے علاج کیلئے عبقری تجاویز پیش کرتا ہے۔

جمہوریت کے بارے میں کیا کہیں؟ وبائی مرض سے پہلے ہی یہ تکلیف کی حالت سے دوچار تھی،اوپر پاپولزم کی ہتھوڑی اور نیچے کرپشن کا سندان۔اس صورت حال نے صحافت، پارٹیاں اور انتخابات جیسے اس کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا۔اب اس وبائی بیماری کے بعد وہ اتنی لاغر ہوچکی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ نئے اور پرانے ڈکٹیٹر موقع سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہیں،اور مغربی جمہوریت کی ناقص کارکردگی کا چینی نظام کی کارکردگی کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے،اسے مستقبل کے بہترین سیاسی نظام کے طور پر پیش کررہے ہیں۔

اس وقت انہیں یہ یاد دلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جنوبی کوریا نے وبا سے مقابلہ میں سب سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ان کی نگاہیں چین اور اس کے نظام پر ٹکی رہیں گی،جس میں شاید عرب اپنے سب سے قدیم،سب سے گہرے اور سب سے خطرناک واہمی یعنی''آمرانہ عادلانہ نظام'' کی کامیابی دیکھ رہے ہیں۔اب انسانی حقوق کو لیں۔اس وقت انفرادی اور اجتماعی آزادیوں کو بڑھتے ہوئے خطرے سے پیدا ہونے والا بڑا اشکال یہاں پایا جاتا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی نے نگرانی اور تعاقب کی سہولتیں بہت بڑھادی ہیں اور اس وبائی مرض نے اب تک کے سب سے بڑے پیمانے پر اس کا تجربہ کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔اس وبا نے ہمارے سامنے حقوق کے علم برداروں کی حیثیت سے ایسے چیلنج کھڑے کردیے ہیں جو اس سے پہلے کبھی درپیش نہیں آئے تھے۔

آج ہم جانتے ہیں کہ کورونا وائرس سے ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر کہنہ بیماریوں میں مبتلا عمر رسیدہ افراد ہیں۔کیا ہم نسبتاً اس چھوٹے طبقے کی زندگیوں کی چند سال مزید حفاظت کی خاطر جو اپنی طبعی عمر پوری کرنے والے ہی ہیں،معاشی پہیے کو روک کر اور لاک ڈاؤن کی قید عائد کرکے کروڑہا کروڑ لوگوں کے کھانے پینے اور کام کرنے کے حق کو داؤ پر لگادیں؟ یہ سوال حقوق کو درپیش ایک بڑے چیلنج کی ترجمانی کرتا ہے۔

حقوق انسانی کے علم بردار کی حیثیت سے ہمارا ردعمل ان بڑے مال داروں کے سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے جن کے بیچ بحر اوقیانوس یا بحر الکاہل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے خریدنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔جہاں وہ اپنے خاندان اور محافظوں کے ساتھ محفوظ رہیں،جب تک کہ اس وبا کا خاتمہ نہ ہوجائے۔انہیں اس بات کی پروا بالکل نہیں ہے کہ انسانوں کا بڑا حصہ یا تمام انسان موت کا نوالہ بن جائیں گے۔کیا ملکیت کا حق جیسا کہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے سترہویں باب میں درج ہے،غیر مشروط اور لا محدود ہے؟ کسی بھی حوالے سے اس کو چھیڑا نہیں جاسکتا ہے؟ کیا اس کی حیثیت بھی اس اعلامیہ کے پانچویں باب جیسی ہے جس میں جسمانی تشدد اور بے حرمتی کی سخت ممانعت ہے؟ یا یہ اضافی حق ہے،جس کی متعین حدیں ہیں؟

کیا ریاست کا یہ فرض نہیں ہے کہ ایسے حالات میں حد سے زیادہ دولت پر قابض اشخاص کے اس حق کو معطل کردیا جائے،اس دولت کی حد تک جو انہوں نے ذخیرہ کررکھی ہے اور ان کی ضروریات سے بہت زائد ہے۔تاکہ اس کے ذریعہ کروڑوں بھوکے افراد کو بھکمری سے بچایا جائے۔اس لیے کہ ان کا تعلق بھی انسانی قبیلے سے ہے اور انہیں اس صورت میں بھی جینے کا حق ہے اگر وبا کی مدت دراز ہو؟ وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ خود اس عالمی اعلامیہ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے،صرف اس باب کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے ابواب کی سطح پر بھی، تنقیح اور اضافے کے پہلو سے از سر نو جائزے کی ضرورت ہے۔معاملہ یہ نہیں ہے کہ ہم ان تمام نظریات کا انکار کردیں جن کی ہم اب تک پرستش کرتے رہے، یا ہم ان سرابوں کے پیچھے اب تک دوڑتے رہنے پر جن کی ہماری اقوام نے بھاری قیمت ادا کی ہے سینہ کوبی کریں۔

صحیح بات یہ ہے کہ ہم ہمیشہ عصر حاضر کے حقائق،اس کے تصورات،اس کی زبان اور اس کی صورتوں کو بنیاد بنا کر غور وفکر کرتے ہیں اور معاشرے کی ترقی اور مشکلات کے ہر مرحلے میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ حل پانے کی کوشش کی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی،اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا،اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکار رفتہ ثابت کردیا ہے،اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی،اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا،اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکار رفتہ ثابت کردیا ہے،اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔

بس آج ہمیں یہی کرنے کی ضرورت ہے۔اس وبائی مرض نے ان تمام پرانی دراڑوں کو عیاں کردیا ہے جو ہمارے معاشروں میں جہاں تہاں مقدس ترین فکری مقدسات میں پائی جاتی تھیں۔وہ وطنیت ہو،(یا قومیت ہو جو وطنیت کی وسیع تر شکل ہے) ترقی پسندی ہو، جمہوریت ہو،لبرلزم ہو،انسانی حقوق ہوں یا سیاسی اسلام ہو۔اس طرح کا جائزہ مہنگا اور کرب انگیز ہوگا،کیونکہ اس کی مزاحمت ان معبدوں کے پہرے داروں کی طرف سے ضرور ہوگی،جن کے عین قلب میں کورونا کی مار پڑی ہے۔

میں نے اپنے عہد جوانی میں ایک تنقیدی آرٹیکل لکھا تھا۔لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا لہجہ بہت سخت ہے،اس کا عنوان تھا''روح کی دہائی''۔اس میں ایسے لوگوں کی ذہنیت کا بیان ہے،جن کے بارے میں گلیلیو نے کہا ہے''یہ لوگ ارسطو کی کتاب میں پڑھی ہوئی غلطیوں کو جھٹلانا گوارا نہیں کرتے،چاہے ان حقائق کو جھٹلانا پڑ جائے جنہیں وہ اپنی سر کی آنکھوں سے آسمان میں دیکھتے ہیں''۔بعد ازیں میں نے عقیدے رکھنے والوں کے موقف کو اپنے تجربات سے سمجھا،یا سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ وہ درحقیقت ایک ناگزیر فرض انجام دیتے ہیں۔

دراصل معاشروں کو سب سے زیادہ خوف خلفشار سے ہوتا ہے۔اس کی سب سے اہم طلب استحکام واستقرار ہوتی ہے اور اسی لیے اسے روایت پسندوں کے بریک کی ضرورت رہتی ہے لیکن جو چیز معاشرے کو سب سے زیادہ کمزور کرتی ہے وہ جمود ہے،اور معاشرے کی اہم طلب ارتقا ہے۔ لہٰذا اسے ہمیشہ اصلاح پسندوں اور انقلابیوں کی ضرورت رہتی ہے۔انجام کار نہ تو روایت پسندوں کو اصلاح پسندوں اور انقلابیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے،اور نہ ہی اصلاح پسند حضرات روایت پسندوں سے چھٹکارا پاسکتے ہیں،جب کہ اجتماعی ذہن کو دونوں کی ضرورت ہے تاکہ ٹھہراؤ اور حرکت کے درمیان توازن برقرار رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بحث کرنے میں وقت اور صلاحیت کو ضائع نہ کیا جائے جو شعوری یا غیر شعوری طور پر پرانے افکار اور رواجوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔زمانہ خود ان کیلئے کافی ہے کیوں کہ ان میں بہترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بالآخر درمیانی حل تلاش کریں گے،اور ان میں بدترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ ایسی عمارت کے اندر پڑے سڑتے رہیں گے جس کی دیواریں دن بدن کھوکھلی ہوتی جائیں گی، یہاں تک کہ انہی کی ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گر پڑیں گی۔

اس کی مثال کیلئے ہم پچاس کی دہائی کی قوم پرستی کو لیتے ہیں۔یہ عربی قوم پرستی کی ایسے تصور کی حفاظت کرتی رہی جس کا زمانہ بیت گیا۔اس کے باوجود آج تک وہ ایسے آمروں کا دفاع کررہی ہے جو اس مصیبت زدہ امت کے ساتھ بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے رہے۔ایسے جرائم جن کے ارتکاب کی جرآت نہ استعمار کرسکتا ہے اور نہ ہی صہیونیت۔اب بس یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس نازک ترین صورتحال میں اجتماعی عقل کا حرکیاتی حصہ اپنی ذمہ داری انجام دے۔ضروری ہے کہ ہم اپنے لیے سرعت کیساتھ قدروں پہ مبنی ایسے فکری نظام کی تشکیل کرلیں جسے قطب نما کی حیثیت حاصل ہو۔ساتھ ہی ایسے فعال سیاسی وسائل پیدا کریں، جو افکار اور قدروں کو ایکشن میں تبدیل کردیں اور اس طرح افراد،اقوام اور انسانی نسل کو بچانے کا کام کریں۔ابھی تک نہ تو ایسا کوئی نظام پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے نقوش کی ابتدائی صورت ہی نظر آتی ہے۔آج کون کہہ سکتا ہے کہ لبرل ازم، قومیت،جمہوریت،سیاسی اسلام،ترقی پسندی اور انسانی حقوق کے مابعد کیلئے اس کے پاس کوئی واضح تصور ہے؟ بس ایک ثابت شدہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں باکس کے باہر سوچنا ہوگا۔اپنی جہالت کے ساتھ، مسائل کی خوفناک پیچیدگی کے ساتھ اور اجتماعی عقل کے روایت پسند حصے کے ساتھ سخت کشمکش کرتے ہوئے۔راستہ ایک ہی ہے اور وہ ہے''فکری نفیر'' کا اعلان،اور اس تصور کو نکھارنے کیلئے اپنی تمام توانائیوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔

دیکھیں سائنسی محققین نے اس بحران کا کیسے سامنا کیا ہے۔چینیوں نے وائرس کے جینیاتی ترکیب سے متعلق اپنی دریافتوں کو چھپا کر نہیں رکھا بلکہ اسے دنیا بھر کے اہل تحقیق کے سامنے رکھنے میں جلدی کی اور یہی ان کے دوسرے ملکوں کے ساتھیوں نے کیا۔اسی طرح آج ایک اور تجربہ اسی وقت جاری ہے،یہ ایک امریکی یونیورسٹی کی پہل ہے،جو دنیا کے زیادہ سے زیادہ کمپیوٹروں کو ایک نیٹ ورک میں جمع کرنے کی کوشش کررہی ہے،تاکہ اسے ایسی زبردست کمپیوٹیشنل پاور حاصل ہوجائے،جو اس پروٹین تک جلد از جلد رسائی کی کوششوں میں مددگار ہو جو وائرس کو خلیوں کی سطح پر اترنے اور پھر داخل ہونے سے روک سکے۔اس میں شامل ہونے کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ خود بھی محقق ہوں یا پروٹین کے ماہر ہوں،آپ کو صرف اپنے فارغ وقت میں اپنا کمپیوٹر ادھار دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے امکانات کو باقی کمپیوٹروں کے امکانات میں شامل کیا جاسکے۔ جہاں تک سائنسی عمل کی بات ہے تو وہ سائنسی ماہرین کے کرنے کا کام ہے۔یہ دو مثالیں ہیں جو نئے راستے کا پتا دیتی ہیں۔

ہمیں اپنے تجربات اور آگاہیوں کو ایک ساتھ ایک ہی ٹوکری میں ڈالنے کی ضرورت ہے،اپنی عقلوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔اس نئے فکری نظام کی تشکیل کی یہ دو بنیادی شرطیں ہیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے،جس سے شاید ہم اپنی حفاظت کرسکیں۔یا شاید ہم زبردست اجتماعی عالمی عقل میں، جسے ہم اپنی نگاہوں کے سامنے تشکیل پذیر ہوتے دیکھتے ہیں،اور اس میں ہماری کچھ حصہ داری نہیں ہوتی ہے اور یہ ابن خلدون کے زمانے سے ہے، پھر سے نئے افکار داخل کرنے لگیں۔

The Urdu Daily WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

سی این آئی کے مطابق بارشوں کے باعث رام بن میں سرینگر جموں شاہراہ کے کئی مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ اور پتھر کھسک جانے کے نتیجے میں شاہراہ کہیں مقامات پر ڈھہہ گئی جس کے نتیجے میں ٹریفک کی آمدرفت روک دی گئی۔ نمائندے پرویز وانی نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ کئی مقامات پر پسیاں کے باعث جموں سرینگر شاہراہ گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے بند کر دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ بارشوں کے نتیجے میں رام بن سے بانہال تک مختلف مقامات پر بھاری پسیاں گر آنے اور زمین کھسک جانے کے بعد شاہراہ پر مسافروں کے جان و مال کی حفاظت کو دیکھتے ہوئے شاہراہ پر ٹریفک کی آمدرفت روک دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اتوار اور سوموار کی درمیانی رات سے ٹریفک شاہراہ پر بند پڑا ہوا ہے۔ نمائندے کے مطابق شاہراہ بند ہونے کے ساتھ ہی سینکڑوں کی تعداد میں مسافر و مال بردار گاڑیاں مختلف مقامات پر درماندہ ہو گئی۔ اس دوران بارڈر روڈ آرگنائزیشن اور سیول انتظامیہ کی جانب سے شاہراہ کو گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل بنانے کے سلسلے میں کام جاری ہے۔ جموں سرینگر شاہراہ کے محکمہ ٹریفک کے حکام نے اس بات کی تصدیق کی کہ رام بن میں پسیاں گرانے کے باعث شاہراہ کو گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے بند کردیا گیا ہے

102

کیرالہ جیسی ریاستوں میں جہاں ان کے مطابق سیاسی تشدد ایک کلچر بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک جانتا ہے کہ بی جے پی ہر چیلنج کا خلوص نیت سے مقابلہ کر رہی ہے اور مستقبل میں بھی مثبت نتائج سامنے آئیں گے، جیسا کہ ماضی میں کئی بڑے فیصلوں کی صورت میں دیکھا گیا۔ انہوں نے برطانوی دور کے کالے قوانین کے خاتمے، نئے پارلیمنٹ ہاؤس کی تعمیر، عام زمرے کے غریبوں کے لیے **10** فیصد ریزرویشن، تین طلاق پر پابندی، شہریت ترمیمی قانون اور ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر جیسے اقدامات کو پارٹی کی کامیابیوں میں شمار کیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ بی جے پی ایک ایسی جماعت ہے جہاں کارکن پارٹی کو اپنی ماں سمجھتے ہیں، اسی لیے یوم تاسیس صرف ایک سیاسی تقریب نہیں بلکہ ایک جذباتی موقع بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن کارکنوں کو ملک کی خدمت کا موقع دینے پر پارٹی کے تئیں اظہار تشکر کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اپنے خطاب میں وزیراعظم نے پارٹی کی تاریخی جدوجہد کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ بی جے پی نے **1980** کی دہائی میں سیاسی حاشیے سے سفر شروع کیا اور آج ملک کی سب سے بڑی سیاسی طاقت بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کو اب نئے اہداف طے کرنے اور مستقبل کی سمت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے خواتین کے سیاسی حقوق کے حوالے سے ایک اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی **2029** کے عام انتخابات کو **33** فیصد خواتین ریزرویشن کے ساتھ منعقد کرانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ **1994** میں وڈودرا میں پارٹی نے خواتین ریزرویشن سے متعلق قرارداد منظور کی تھی، اور اب اس خواب کو مکمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت **16** اپریل کو ایک خصوصی اجلاس میں ضروری قانونی ترامیم پیش کرے گی تاکہ خواتین ریزرویشن کو **2029** کے انتخابات سے قبل نافذ کیا جاسکے۔ اس وقت پارلیمنٹ سے **2023** میں منظور شدہ خواتین ریزرویشن قانون کے مطابق یہ کوٹہ **2026** کی مردم شماری کے بعد حلقہ بندی (ڈیلیمیٹیشن) کے عمل سے مشروط ہے، تاہم حکومت اس شرط کو ختم کرنے اور **2011** کی مردم شماری کی بنیاد پر نئی حلقہ بندی کے بعد اسے جلد نافذ کرنے پر غور کررہی ہے۔

103

کی تھی۔ اپنے حکم میں، وزارت داخلہ نے کہا کہ یہ مقدمہ ایک مجرمانہ سازش سے متعلق ہے جسے غیر ملکی عنصر نے ہتھیاروں، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد کے استعمال کے ساتھ ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائیوں کو انجام دینے کے لئے بنایا تھا۔ جرم کی سنگینی، اس کے سنگین حفاظتی اثرات، قومی اور بین الاقوامی روابط اور بڑی سازش کا پردہ فاش کرنے کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے وفاقی ایجنسی سے تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے، حکم میں کہا گیا ہے کہ این آئی اے کے ذریعہ اس کی تحقیقات کی جانی چاہئے۔ این آئی اے نے گزشتہ ماہ پنجاب میں اسلحہ گرانے کے معاملے کی تحقیقات کے لیے ایف آئی آر بھی درج کی تھی۔

104

کیا۔ وزیراعلیٰ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مستحقین کو درپیش مشکلات اور عمل میں ہونے والی تاخیر کو تسلیم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایس آر او۔**43** میں نظر ثانی کا مقصد تقرریوں کو تیز کرنا تھا لیکن اس کے نفاذ کے دوران کچھ خامیاں سامنے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم آپ کی مشکلات سے واقف ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ عمل جتنا جلد مکمل ہونا چاہیے تھا، اتنا نہیں ہو سکا۔ اس سکیم میں مزید تبدیلیوں کی ضرورت ہے تاکہ تقرریاں تیزی اور مؤثر انداز میں مکمل ہوں۔" وزیراعلیٰ نے مزید کہا کہ حکومت اس سکیم کو بہتر بنانے کے لئے پرعزم ہے تاکہ مستقبل میں اس قسم کی تاخیر کم سے کم ہو۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ گزشتہ برسوں میں ہونے والی تقرریاں بہت بعد میں کی جائیں۔ انہوں نے اپنے جذباتی خطاب میں کہا کہ اگرچہ سرکاری ملازمت عام طور پر خوشی کا لمحہ ہوتی ہے لیکن آر اے ایس کے تحت دی جانے والی تقرریاں ایک ناقابل تلافی ذاتی نقصان کے بعد ملتی ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا، "عام طور پر سرکاری نوکری حاصل کرنا زندگی کا خوشگوار ترین دن ہوتا ہے لیکن آپ کے معاملے میں یہ کسی عزیز کے کھو جانے کے بعد آتا ہے۔ آپ جس صدمے سے گزرتے ہیں وہ کسی بھی امتحان سے کہیں زیادہ سخت ہوتا ہے بلکہ کئی لحاظ سے مشکل ترین مقابلہ جاتی امتحانات سے بھی زیادہ کٹھن ہے۔" انہوں نے کہا کہ وہ خود تقرری نامے دینے کے لئے اس لئے آئے

105

پنچی پورہ تارزو نامی بدنام زمانہ منشیات فروش کو دھر لیا گیا اور اس تلاشی لینے پر چرس نما مادہ برآمد کر کے مناسب طریقہ کار کے مطابق ضبط کر لیا گیا۔ اس کے خلاف ایف آئی آر نمبر **2026/49** این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ **20/8** کے تحت پولیس اسٹیشن تارزو میں درج کی گئی ہے، اور اس میں ملوث ماخذ اور وسیع تر تعلق کا پتہ لگانے کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔ سوپور پولیس منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی کا اعادہ کرتی ہے اور نوجوانوں اور معاشرے کو منشیات کی لعنت سے بچانے کے لیے مستقل نفاذ کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔ اس دوران کولگام پولیس نے گزشتہ **3** ہفتوں کے دوران **10** این ڈی پی ایس ایف آئی آر درج کی ہیں۔ بیان کے مطابق، پولیس اسٹیشن قاضی گنڈ کی **9 FIR** اور پولیس دیوسر کی طرف سے درج ایک کیس کے نتیجے میں **14** منشیات فروشوں کو گرفتار کیا گیا۔ ان کارروائیوں کے دوران مجموعی طور پر **415.61** گرام ہیروئن، **1348** گرام چرس (بشمول پاؤڈر اور چرس نما مادہ)، **1.5** کلوگرام بھنگ پتری اور **1,37,990** روپے کی نقدی برآمد کی گئی ہے۔ یو این ایس کے مطابق پولیس قاضی گنڈ کی ایف آئی آر نمبر **2026/35** میں، راسخ احمد پڈ ساکن یموہ ویرینا گ سے فرہ میں **163** گرام چرس پاؤڈر برآمد کیا گیا۔ کھریوان لاسی پورہ کراسنگ پر محمد ادریس گنائی سے **205** گرام چرس پاؤڈر برآمد کیا گیا۔ ایف آئی آر نمبر **2026/41** میں، مقصود احمد نائیکو ساکن نسو بدرا گنڈ سے **310** گرام چرس برآمد کی گئی۔ **PS** قاضی گنڈ کی ایف آئی آر نمبر **2026/43** میں، **278** گرام ہیروئن (**16** گرام + **262** گرام بذریعہ پسماندہ رابطہ) اور **17,100** روپے محمد رفیق میر ولد محمد امین میر ساکن پنزی نارہ سرینگر اور باغ حسین ساکن این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ **41(1)** کے تحت کی گئی تلاشی کے نتیجے میں **262** گرام ہیروئن برآمد ہوئی اور ایک بین ضلعی منشیات کے سنڈیکیٹ کا انکشاف ہوا۔ **PS** قاضی گنڈ کی **FIR** نمبر **2026/52** میں، رفاقت احمد خان ولد محمد صادق خان ساکن ٹیو کالونی کورہگام سے **1.5** کلوگرام بھنگ پتری برآمد کی گئی۔ **PS** قاضی گنڈ کی **FIR** نمبر **2026/53** میں، میونسپل آفس قاضی گنڈ کے قریب ساحل فاروق ولد فاروق احمد وگے ساکن قاضی گنڈ سے **5** گرام ہیروئن برآمد کی گئی۔ **PS** قاضی گنڈ کی ایف آئی آر نمبر **2026/58** میں، سکندر سنگھ ولد ویزہ کھاساحر پورہ، موگا پنجاب سے **125.61** گرام ہیروئن بمع **85,000** روپے برآمد کی گئی۔ **FIR** نمبر **2026/61** میں، وانپورہ میں یاور احمد ڈار ولد محمد اکبر ڈار ساکن منڈھول سے **140** گرام چرس برآمد کی گئی۔ **PS** قاضی گنڈ کی ایف آئی آر نمبر **2026/63** میں، محمد منلو شیخ ولد چنو شیخ اور ثمینہ خاتون سے **7** گرام ہیروئن، **140** گرام چرس اور **33,690** روپے برآمد کیے گئے۔ **PS** دیوسر کی ایف آئی آر نمبر **2026/15** میں ذاتی تلاشی سے تقریباً **40** گرام بھنگ (چرس نما مادہ) اور موٹر سائیکل سے **350** گرام بھنگ جیسے والا مادہ (کل تقریباً **390** گرام) گجربستی ورد گنڈ، ناکہ چیکنگ پر پکڑے جانے کے بعد گرفتار کیا گیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کولگام عنایت علی چودھری نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کولگام پولیس منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنا رہی ہے اور منشیات کے کاروبار میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت کارروائی جاری رکھے گی۔ انہوں نے عام لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ پولیس کے ساتھ تعاون کریں اور منشیات کی اسمگلنگ سے متعلق کسی بھی معلومات کو شیئر کریں۔

106

فائدہ اٹھائیں گے جن کی سروس ابھی باقی ہے، کیونکہ انہیں ترقی اور دیگر فوائد حاصل ہوں گے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ جموں وکشمیر انتظامیہ نے تمام ضروری رسمی کارروائیوں کو مکمل کرلیا ہے اور **2019** اور **2020** کے لیے اسامیوں کو یونین پبلک سروس کمیشن کے حوالے کر دیا ہے، جو بھرتیوں کو صاف کرنے کے لیے ایک حتمی میٹنگ بلائے گا۔ **UPSC** نے اپنے ایک ممبر کو سلیکشن کمیٹی کا چیئرمین بھی نامزد کیا ہے۔ اس پینل میں یوٹی جموں وکشمیر کے سینئر افسران جیسے چیف سکریٹری، ایک ایڈیشنل چیف سکریٹری، اور جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ایڈمنسٹریٹو سکریٹری شامل ہوں گے۔ یہ **4** اگست **2022** کے بعد اس طرح کی پہلی انڈکشن مشق ہوگی، جب **16** جے کے اے ایس افسران کو **IAS** میں شامل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے، قانونی تنازعات کی وجہ سے، شناخت شدہ خالی آسامیوں کے باوجود یہ عمل تعطل کا شکار رہا۔ تاہم، ذرائع نے اشارہ کیا کہ اگرچہ کچھ قانونی مسائل برقرار ہیں، ان سے اس عمل کے پٹری سے اترنے کا امکان نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تشویشات سے یونین پبلک سروس کمیشن (**UPSC**) کو آگاہ کردیا گیا ہے، اور ایک حل کی توقع ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ خصوصی سلیکشن کمیٹی کی حتمی میٹنگ اس ماہ کے آخر میں جموں میں ہونے کی امید ہے۔ شامل کیے جانے والے افسران کا تعلق **1999** بیچ سے ہے اور انہیں **AGMUT** کیڈر الاٹ کیا جائے گا۔ عہدیداروں نے کہا کہ ان **23** آسامیوں کو پُر کرنے سے آنے والے سالوں میں نئی آسامیوں کی نشاندہی کرنے کی راہ ہموار ہوگی، جس سے **JKAS** کے اندر طویل عرصے سے جمود کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ قابل ذکر بات یہ ہے

107

کرتے ہوئے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ بی جے پی نہ ذات پرست ہے اور نہ ہی فرقہ پرست، انہوں نے مزید کہا کہ مخالفین نے اسے گزشتہ کئی دہائیوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ خطاب میں انہوں نے کہا "بی جے پی کسی مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ ہماری پارٹی کا ماننا ہے کہ لوگوں کی عبادت کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں اور ہر شخص کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے کا حق ہے۔ عبادت کے مختلف طریقے ہونے کے باوجود، ہم سب ہندوستانی ہیں۔ ہماری ثقافت، تاریخ اور ورثہ ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ غلط معلومات پھیلائی گئی کہ بی جے پی ایک ایسی پارٹی ہے جس کا تعلق ایک مخصوص ذات سے ہے، اور اس کا تعلق مہاتما گاندھی کو مارنے والوں سے ہے۔ گڈکری نے سابق وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کے اسکرپٹ رائٹر شاعر جاوید اختر کو دیے گئے انٹرویو کو یاد کیا جس میں بھارت رتن ایوارڈ یافتہ سے پوچھا گیا تھا کہ اگر بی جے پی ہندوستان میں اقتدار میں آتی ہے تو سیکولرازم خطرے میں ہے۔ انہوں نے کہا "واجپائی نے جواب دیا کہ ہندوستان سیکولر ہے اور ہمیشہ سیکولر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا بی جے پی، آر ایس ایس کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ثقافت، تاریخ اور اکثریتی ہندو برادری کی شمولیت کی وجہ سے ہے۔" گڈکری نے کہا " راشٹریہ، بھارتیتا ہندوتوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا بی جے پی، آر ایس ایس کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ثقافت، تاریخ اور اکثریتی ہندو برادری کی شمولیت کی وجہ سے ہے۔ " گڈکری نے کہا " راشٹریہ، بھارتیتا ہندوتوا ہے۔

108

جا سکے۔ اس موقعہ پر اراکین اسمبلی قیصر جمشید لون، جسٹس (ریٹائرڈ) حسنین مسعودی اور شوکت حسین گنائی، ایم ڈی آئی سی ڈی ایس سجاد حسین گنائی، ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن جموں نسیم جاوید چودھری، ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر جموں رنجیت سنگھ، ڈائریکٹر ہیلتھ جموں، پرنسپل ایس آر ایم ایل ایچ ایس ایس جموں، سی ای او جموں، ضلع جمع کے دیگر ہائر سیکنڈری اور ہائی سکولوں کے پرنسپلوں و ہیڈ ماسٹروں کے علاوہ بڑی تعداد میں اساتذہ اور طلباٗ موجود تھے۔ اس مہم میں ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر کشمیر، ڈائریکٹر کالجز جموں و کشمیر، ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن کشمیر، ڈائریکٹر ہیلتھ کشمیر، جموں کے علاوہ دیگر اضلاع کے چیف ایجوکیشن افسران، مختلف سکولوں کے پرنسپلوں، ہیڈ ماسٹروں، طلباٗ اور عملے نے بھی بذریعہ ورچیول موڈ شرکت کی۔ یہ مہم سکول ایجوکیشن، ہائیر ایجوکیشن، سماجی بہبود، صحت و طبی تعلیم محکموں کے اشتراک سے منعقد کی گئی ہے۔ وزیر تعلیم نے پودا لگا کر ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ کا آغاز نچلی سطح سے ہونا چاہیے اور سکول ذمہ دار آنے والے نسلوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا "یہ صرف ایک پروگرام کا آغاز نہیں بلکہ ایک تحریک کی شروعات ہے، یہ تحریک اپنی زمین کو صاف رکھنے، اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے اور زندگی کو پروان چڑھانے کے لئے ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جموں وکشمیر میں سکولوں، ہائیر سیکنڈری سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں، آنگن واڑی سینٹروں، صحت سہولیات اور دیگر مقامات پر تقریباً **2.50** لاکھ درخت لگائے جا رہے ہیں۔ وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ جموں وکشمیر اپنی قدرتی خوبصورتی، وادیوں، جنگلات، دریاؤں اور سبزہ زاروں کے لئے مشہور رہا ہے مگر یہ حسن اب خاموش خطرات سے دوچار ہے۔ انہوں نے کہا، "ماحولیاتی تبدیلی، بڑھتا ہوا درجہ حرارت اور فطرت کو پہنچنے والا نقصان ایسی حقیقتیں ہیں جنہیں ہم مزید نظرانداز نہیں کر سکتے۔ اگر ہم نے اب اقدام نہ کیا تو ہم اپنے بچوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیں گے۔" انہوں نے کہا کہ مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے "گرین جموں وکشمیر" اقدام شروع کیا گیا ہے جس کا مقصد ہر سکول اور ہر صحت ادارے کو سرسبز، متحرک اور زندگی بخش جگہ میں تبدیل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا، "درخت صرف درخت نہیں ہوتا بلکہ یہ مریض کے لئے صاف ہوا، طالب علم کے لئے سایہ اور مستقبل کے لئے امید ہے۔" وزیر موصوف نے طلباٗ کو ماحولیاتی تحفظ کا سفیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ طلباٗ اس مشن میں صرف شریک نہیں ہیں بلکہ وہ اس کے سفیر ہیں۔

109

کے مطابق انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔ یو این ایس کے مطابق انہوں نے وزیراعظم کے حالیہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس میں توسیع اسی مقصد کے تحت کی گئی ہے تاکہ **2023** میں منظور کیے گئے قانون کے مطابق لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے **33** فیصد ریزرویشن کو **2029** سے نافذ کیا جا سکے۔ اطلاعات کے مطابق پارلیمنٹ **16** اپریل کو مختصر وقفے کے بعد دوبارہ اجلاس منعقد کرے گی، جس میں لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد **543** سے بڑھا کر **816** کرنے سے متعلق بل پیش کیے جائیں گے تاکہ خواتین کے لیے ریزرویشن کے قانون کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ درخشاں اندرابی کا کہنا تھا کہ گزشتہ **70** برسوں میں جو ممکن نہ ہو سکا، وہ گزشتہ **11** برسوں میں ممکن بنایا گیا ہے اور مستقبل میں اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں خواتین اراکین کی تعداد میں نمایاں اضافہ دیکھنے کو ملے گا۔ جموں وکشمیر میں پارٹی کی پوزیشن کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ بی جے پی گزشتہ چند برسوں میں ایک مضبوط سیاسی قوت کے طور پر ابھری ہے اور آنے والے وقت میں اس کی مقبولیت میں مزید اضافہ ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیراعظم مودی کی قیادت میں خطے میں ترقی اور پیش رفت واضح طور پر نظر آرہی ہے۔ کہ بی جے پی گزشتہ چند برسوں میں ایک مضبوط سیاسی قوت کے طور پر ابھری ہے اور آنے والے وقت میں اس کی مقبولیت میں مزید اضافہ ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیراعظم مودی کی قیادت میں خطے میں ترقی اور پیش رفت واضح طور پر نظر آرہی ہے

110

جا سکتی ہے جب ملک خوشحال اور محفوظ ہو۔ آر ایس ایس سے وابستہ طلبہ کی ثقافتی تنظیم بالا گوکلم کے دو روزہ کنونشن کا افتتاح کرنے کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ خوشحالی اور سلامتی تنہائی میں حاصل نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ جب ملک خوشحال اور محفوظ ہوتا ہے تو خاندان بھی خوشحالی اور سلامتی حاصل کرتے ہیں۔ جب لوگ قوم کی خوشحالی اور حفاظت کے لیے کام کرتے ہیں تو وہ بھی خوشحال ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لوگوں کو اکثر قوم کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

111

اور دیگر انفراسٹرکچرز کو تباہ کر دے گا۔ وہیں وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جاری جنگ پر قطر سے بھی بات چیت کی۔ وزیر خارجہ نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ اتوار کی شام کو قطر کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بن جاسم الثانی کے ساتھ جاری تنازع پر ایک ٹیلی فون ہوا۔ اس کے علاوہ تفصیلات بتائے بغیر جے شنکر نے یو اے ای کے النہیان کے ساتھ بات چیت کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ مغربی ایشیا کی بدلتی ہوئی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ مغربی ایشیا کی ابھرتی ہوئی صورت حال پر متحدہ عرب امارات کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ شیخ عبداللہ بن زید النہیان کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ النہیان متحدہ عرب امارات کے نائب وزیراعظم بھی ہیں۔ ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے بعد سے تہران نے خلیج فارس اور خلیج عمان کے بیچ سے عالمی سطح پر تیل اور ایل این جی (مائع قدرتی گیس) کا تقریباً **20** فیصد حصہ

112

گزرتا ہے۔ آبنائے ہرمز کو عملی طور پر بلاک کرنے کے بعد عالمی تیل اور گیس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی ایشیا بھارت کی توانائی کی خریداری کا ایک بڑا ذریعہ رہا ہے۔

از دفتر نائب تحصیلدار ماگام
عنوان: درخواست منجانب عادل احمد تجار ولد غلام محی الدین تجار ساکن بدرن تحصیل ماگام نسبت اجرائی JK-OBC/OBC سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او 375/294 بحق سائل خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی JK-OBC/OBC سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او 375/294 دی ہے جو کہ دفتر ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ اس بارے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کیا گیا جس کے مطابق سائل کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع بدرن میں موجود ہے۔ سائل بدستور موضع بدرن اور سائل طائفہ "تجار" سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں JK-OBC/OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "تجار" اجرا فرمائی جائے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار ماگام

از دفتر نائب تحصیلدار ماگام
عنوان: درخواست منجانب فیصل احمد حجام ولد گلزار احمد حجام ساکن بدرن تحصیل ماگام نسبت اجرائی JK-OBC/OBC سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او 375/294 بحق سائل خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی JK-OBC/OBC سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او 375/294 دی ہے جو کہ دفتر ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ اس بارے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کیا گیا جس کے مطابق سائل کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع بدرن میں موجود ہے۔ سائل بدستور موضع بدرن اور سائل طائفہ "حجام" سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں JK-OBC/OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "حجام" اجرا فرمائی جائے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار ماگام

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب سید شعیب محمد رضوی پسر سید محمد حسین رضوی ساکن نوری پورہ (ماموہ) تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسران خود سید محمد صالح رضوی و سید ابصار حسین رضوی

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کے پسران خود سید محمد صالح رضوی مورخہ 22/07/2014 و سید ابصار حسین رضوی مورخہ 03/10/2017 کو پیدا ہوئے ہیں۔ اس نسبت سائل مذکور اپنے پسران خود کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

BEFORE THE HON`BLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SYED SIBTAIN RAZVI
1.AFTAB AHMAD GANIE S/O GHULAM MOHAMMAD GANIE R/O TAILBAL HAZRATBAL SGR
2.SHAHID AHMAD KALLA S/O MOHAMMAD MAQBOOL KALLA R/O DHOBI GHAT HAZRATBAL SGR
[CAVEATORS]
Versus

Public at Large

...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any appeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

GOVERNMENT OF(U.T(JAMMU& KASHMIR
Office Of The Executive Engineer Jal Shakti(PHE(Deptt. Ground Water Division Srinagar Baghi-Ali-Mardan, Nowshara Srinagar

NOTICE INVITING e-TENDERS
GIST of Fresh Detailed e[]NIT No-:02/JS-PHE/GWDS/Mech. of 2026-27.

For and on behalf of Government of UT-J&K, e-tenders from reputed and resourceful Firms/Companies/drilling agencies/Joint Ventures etc for"registered experienced Contractors ofProduction Tube wells" as per details given below The bidding process shall be completed online on www.jktenders.gov.in in two covers viz. Cover 1st consisting of Pre Qualification Criteria, General Terms and Conditions and Technical Specifications and Cover 2nd shall consist of Financial Bid in the prescribed BOQ.

S. No	Name of work	Est. Cost Rs. in Lacs	Earnest money	Cost of Tender Document	Class of contract	Time of completion	Technical Sanction	Major Head /Programme	Tender Call
1.	Construction of 01 N o. 250 m m Nominal Dia Casing Gravel Packed Production Tube Well for WSS Venkara Under U.T Capex District Baramulla.	Rs.40.00 Lacs	Rs. 1,20,000-/	Rs.1,000-/	Registered for Construction of Production Tube Wells	45Days after identification of the site by the concerned(	24-SE/HYD/DB of 2025-26, Dt: 21-02-2026 issued by SE Hyd Circle Baramulla/ Bandipora HQ Sopore	U.T Capex Budget)Languishing / JKIDFC(	3rd

☒ Position of Funds-:Available.
Note :The above-mentioned works(Refer Table[]were earlier advertised vide this office
a.(e-NIT No: 86of 2025-26Dated: 02-02-2026& cancelledvide this office No: JS-PHE/GWDS/25-26/Camp/19383-96, dated: 25-02-2026.
b(e-NIT No: 60of 2025-26Dated: 11-12-2025& cancelledvide this office No: JS-PHE/GWDS/25-26/Camp/19383-96, dated: 25-02-2026.
☒ Technical Sanction issued by the Superintending Engineer Jal Shakti(PHE(Hydraulic Circle Baramulla/ Sopore vide his order no: SE/Hyd/DB of 2025-26,dated: 21-02-2026,issued vide endorsement No: SE/Hyd./DB/9014-18,Dated: 21.02.2026.
☒ Re-appraisal statement for WSS Venkara under Languishing / JKIDFC Programe forwarded to the Distt Superintending Engineer Hyd. Circle Bla/ Bpr, H.Q: Sopore by the Executive Engineer PHE Jal Shakti Department Division Baramulla vide Letter No. PHE/DB/Bla/54387-41,Dated: 09-12-2025
☒ Accord of Administrative Approval issued by the District Superintending Engineer Hyd. Circle Sopore Vide Order No: SE/DB/PHE/BLA/AAA/42of 2018-19of 10/2018,issued vide endorsement No: Se/Hyd./7971-77,Dated: 19.10.2018.
2. The Bidding Documents and other details can be downloaded from the website:
https//:www.jktenders.gov.in
From 04.04.2026)12:00PM(UPTO 20.04.03.2026)11:00AM(
The Bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings(If any)(Bill of quantities(B.O.Q)(Set of terms, conditions of contract and other details can be seen/ downloaded from the website: https//:www.jktenders.gov.in
As per Critical Dates/Information scheduled given below

1.	Publishing Date	04-04-2026)12:00PM(
2.	Period of Downloading of Bids	04-04-2026)12:00PM(upto 20-04-2026)11:00AM(
3.	Period of Submission of bids	04-04-2026)12:00PM(upto 20-04-2026)11:00AM(
4.	Date of opening of Tender.	21-04-2026)11:00AM(
5.	Tender Receiving Authority: Executive Engineer,Jal Shakti)PHE (GroundWater Srinagar Kashmir-190011	
6.	Cost of Tender Document: Non-Refundable should be in form of DD/TR/e-challan/ via online deposited to Account Head 0215or in the below mentioned account Number in favour of ExecutiveEngineer)Jal Shakti(PHE Ground Water Division Srinagar) at Saddar Treasury Srinagar)(The firm shall specify the name of work for which apply(Name of Bank Jammu& Kashmir Bank Name of Branch Residency Road, Lal Chowk-190001 Name of Account Executive Engineer PHE Ground Water Division Srinagar. Account Type Current Accounts Government. Account Number 0005040500047709 IFSC Code JAKA0CHINAR MICR Code 190051056 NOTE: In case the firm/agency/contractor submits/uploaded scanned copy of tender document fee in the shape of of DD/TR /e-challan/ via online, the hard copies shall have be submitted in the divisional office before opening of cover 2nd)Financial Cover(of e-NIT	
7.	Bid Validity Period: 180Days	
8.	The bids can be downloaded or uploaded on www. Jktenders.gov.in	

Bids must be accompanied by bid security viz: Earnest Money in shape of CDR/FDR and(The date of CDR/FDR etc mustnot be prior to 03months from the date of issuance of this e-Nitand Treasury Receipt(mentioning therein the NIT No. S. No. of work and Advertised Cost as per the NIT(as cost of Tender Document under Account Head 0215to be pledged in favour of the Executive Engineer Ground Water Division Srinagar(as specified in the table(I)(Page 1st.(Bid security will have to be in any one of the forms as specified in the bidding documents and shall be valid for 180Days after opening of bid. Bids will be opened in the Office of the Executive Engineer Jal Shakti(PHE(Ground Water Division Srinagar(H.Q. Baghi-Ali-Mardan, NowsharaSrinagar)on 21.04.2026at 11:00AM.If the office happens to be closed on the date of opening of the bids as specified, the bids will be opened on the next working day at the same time and venue .

No-:JS-PHE/GWDS/26-27/Camp./50-63 Dated: 03-04-2026

Sd/=Executive Engineer
Jal Shakti PHE(Deptt.)
Ground Water Division,Srinagar

DIPK No: 177/26

آئی پی ایل 2026ء: راجستھان رائلز تیسری فتح کی تلاش میں، ممبئی انڈینز کو واپسی کی امید

نئی دہلی (ایم این این): انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۶۲۰۲ء میں منگل کو ایک بڑا مقابلہ ہونے جا رہا ہے جہاں راجستھان رائلز اپنی جیت کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے تیسری کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرے گی، جبکہ ممبئی انڈینز پچھلے میچ کی شکست کو بھلا کر دوبارہ فارم میں آنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی۔ ریان پراگ کی کپتانی میں راجستھان کی ٹیم ایک نئی توانائی کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ یہ ایک ایسی نوجوان ٹیم نظر آ رہی ہے جو ماضی کے بوجھ کے بغیر اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کر رہی ہے۔ یشسوی جیسوال اوپننگ میں جارحانہ آغاز فراہم کر رہے ہیں۔ ویبھو سوریہ ونشی کی نڈر بلے بازی نے پاور پلے میں ٹیم کو نئی رفتار دی ہے۔ مڈل آرڈر میں دھرو جریل کی پختگی اور شمرون ہٹمائر کے فلک بوس چھکے ٹیم کو بہترین فنشنگ فراہم کر رہے ہیں۔ رویندر جڈیجہ کی آل راؤنڈر کارکردگی نے لوئر آرڈر کو استحکام بخشا ہے۔ بیٹنگ کے برعکس بولنگ اب بھی راجستھان کے لیے تھوڑی تشویش کا باعث ہے۔ اگرچہ جوفرا آرچر کی رفتار اور نانڈرے برگر کی سوئنگ مخالفین کے لیے خطرہ ہے، لیکن مڈل اوورز میں روی بشنوئی، سندیپ شرما اور تشار دیش پانڈے کو مزید کنٹرول دکھانے کی ضرورت ہوگی۔ دوسری جانب ہاردک پانڈیا کی قیادت میں ممبئی انڈینز ہے، جو اپنے تجربے اور گہرائی کے لیے جانی جاتی ہے۔ ممبئی کی ٹیم اس وقت اپنی کھوئی ہوئی مستقل مزاجی کو دوبارہ حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ روہت شرما ٹاپ آرڈر میں اپنے مخصوص انداز اور ٹائمنگ کے ساتھ ٹیم کو مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ سوریہ کمار یادو اپنی تخلیقی بیٹنگ اور اختراعی شاٹس سے کسی بھی وقت میچ کا پانسہ پلٹ سکتے ہیں۔ تلک ورما اور ریان ریکلٹن مڈل آرڈر میں استحکام لاتے ہیں، جبکہ ہاردک پانڈیا خود ایک بہترین فنشر کے طور پر موجود ہیں۔ ممبئی کی اصل طاقت ان کی بولنگ ہے۔ جسپریت بمراہ ڈیتھ اوورز کے بادشاہ ہیں، جبکہ ٹرینٹ بولٹ اور دیپک چاہر نئی گیند سے تباہی مچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

نائٹ رائیڈرز کو واپسی کی تلاش، پنجاب کنگز فتوحات کی ہیٹ ٹرک کے لیے تیار

نئی دہلی (ایم این این): آئی پی ایل ۶۲۰۲ء کے ۱۲ویں میچ میں پیر کو کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) اپنے ہوم گراؤنڈ ایڈن گارڈنز میں پنجاب کنگز کے مدمقابل ہوگی۔ دونوں ٹیمیں اس وقت بالکل مختلف فارم اور اعتماد کے ساتھ میدان میں اتر رہی ہیں۔ جہاں کے کے آر سیزن کی پہلی جیت کے لیے بے تاب ہے، وہیں پنجاب کنگز اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔ کولکاتا کے لیے اس سیزن کا آغاز مایوس کن رہا ہے اور مسلسل شکستوں کے باعث ٹیم پوائنٹس ٹیبل پر نیچے چلی گئی ہے۔ کپتان اجنکیا رہانے سے ٹاپ آرڈر میں استحکام کی توقع ہے، جبکہ نوجوان انگکرش رگھوونشی اور فن ایلن سے جارحانہ آغاز کی امیدیں وابستہ ہیں۔ مڈل آرڈر میں کیمرون گرین، رنکو سنگھ اور رمن دیپ سنگھ کو اپنی اچھی شروعات کو بڑے اسکور میں بدلنا ہوگا۔ ورون چکرورتی ابھی تک اپنی پرانی فارم حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ ویبھو اروڑا، کارتک تیاگی اور بلیسنگ مزاربانی جیسے تیز گیند بازوں پر ابتدائی وکٹیں لینے کی بھاری ذمہ داری ہوگی، جبکہ سنیل نارائن اور انوکول رائے ٹیم کو توازن فراہم کریں گے۔ پنجاب کنگز نے سیزن کا شاندار آغاز کیا ہے اور ان کے تمام شعبے بہترین فارم میں نظر آ رہے ہیں۔ کپتان شریاس ایر بہترین فارم میں ہیں اور کے کے آر کے خلاف ان کا سابقہ ریکارڈ بھی متاثر کن ہے۔ اوپنرز پربھ سمرن سنگھ اور کوپر کونولی ٹھوس بنیاد فراہم کر رہے ہیں، جبکہ مڈل آرڈر میں مارکس اسٹوئنس اور ششانک سنگھ ٹیم کو گہرائی فراہم کرتے ہیں۔ لیگ اسپنر یوزویندر چہل مڈل اوورز میں وکٹیں لینے کی اپنی صلاحیت کی وجہ سے ٹیم کا کلیدی مہرہ ہیں۔

آئی پی ایل: آر سی بی کی شاندار جیت، سی ایس کے کو مسلسل تیسری شکست

نئی دہلی (ایم این این): رائل چیلنجرز بنگلور نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چنئی سپر کنگز کو ۴۳ رنز سے شکست دے دی، جس کے ساتھ ہی سی ایس کے کو ٹورنامنٹ میں لگاتار تیسری ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ چناسوامی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے آر سی بی نے مقررہ اوورز میں ۲۵۰ رنز بنا کر سیزن کا سب سے بڑا اسکور قائم کیا۔ آر سی بی کی جانب سے ٹم ڈیوڈ نے ۲۵ گیندوں پر ۸ چھکوں کی مدد سے ۷۰ رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی، جبکہ کپتان رجت پاٹیدار نے ۴۸، فل سالٹ نے ۴۶، وراٹ کوہلی نے ۲۸ اور دیودت پڈیکل نے ۵۰ رنز اسکور کیے۔ گیند بازی میں بھونیشور کمار نے ۳ وکٹ حاصل کر کے آئی پی ایل میں اپنے ۲۰۰ وکٹ مکمل کیے، جبکہ ابھینندن سنگھ، جیکب ڈفی اور کرونال پانڈیا نے ۲-۲ کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ہدف کے تعاقب میں سی ایس کے ۲۰۷ رنز تک محدود رہی۔ ٹیم کی جانب سے پرشانت ویر نے ۴۳ اور جیمی اوورٹن نے ۳۷ رنز بنائے۔ گیند بازی میں اوورٹن، انشول کمبوج اور شیوم دوبے نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ واضح رہے کہ سی ایس کے اس سے قبل راجستھان رائلز اور پنجاب کنگز کے خلاف بھی شکست کھا چکی ہے، جبکہ آر سی بی نے اپنے پہلے میچ میں سن رائزرز حیدرآباد کو ہرایا تھا۔ ۲۵۰ رن کے بڑے ہدف کا تعاقب کرنے اتری چنئی سپر کنگز شروع سے ہی دباؤ میں نظر آئی اور اس نے محض ۳۰ رن کے اسکور پر اپنی تین وکٹ گنوا دیں۔ کپتان رتوراج گائیکواڈ (۷)، آیوش مہاترے (ایک) اور تھیکشنا ۹ رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ سرفراز خان نے دھواں دھار بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کارتک شرما کے ساتھ اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ ساتویں اوور میں کرونال پانڈیا نے سرفراز خان کو آؤٹ کر کے پویلین بھیج دیا۔ سرفراز خان نے ۲۵ گیندوں میں آٹھ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے ۵۰ رن کی اننگز کھیلی۔ اسی اوور میں کرونال پانڈیا نے کارتک شرما (۶) کو بھی اپنا شکار بنالیا۔ شیوم دوبے ۱۳ گیندوں میں ۱۸ رن بنا کر چھٹے وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئے۔ ۱۶ویں اوور میں بھونیشور کمار نے طوفانی بلے بازی کر رہے پرشانت ویر کو آؤٹ کر دیا۔ پرشانت ویر نے ۲۹ گیندوں میں چھ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے ۴۳ رن بنائے۔ ۱۷ویں اوور میں سویش شرما نے جیمی اوورٹن کو آؤٹ کر کے چنئی سپر کنگز کو آٹھواں جھٹکا دیا۔ جیمی اوورٹن نے ۱۶ گیندوں میں چار چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے ۳۷ رن بنائے۔ نور احمد آٹھ رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ آر سی بی کے گیند بازوں نے چنئی سپر کنگز کو ۱۹.۴ اوورز میں ۲۰۷ رن پر سمیٹ کر مقابلہ ۴۳ رن سے جیت لیا۔

رشبھ پنت کی کپتانی اننگز نے لکھنو کو حیدرآباد کے خلاف یادگار جیت دلا دی

نئی دہلی (ایم این این): کپتان رشبھ پنت کی ناٹ آؤٹ نصف سنچری (۶۸) اور ایڈن مارکرم کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت لکھنو سپر جائنٹس نے سن رائزرز حیدرآباد کو ایک سنسنی خیز مقابلے میں ایک گیند باقی رہتے ۵ وکٹوں سے شکست دے دی۔ یہ اس ٹورنامنٹ میں لکھنو کی پہلی جیت ہے، جبکہ حیدرآباد کو دوسری شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ۱۵۷ رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے لکھنو کا آغاز متوازن رہا۔ ایڈن مارکرم اور مچل مارش نے پہلے وکٹ کے لیے ۳۷ رنز جوڑے۔ مچل مارش ۱۴ رنز بنا کر ایشان ملنگا کا شکار ہوئے۔ ایڈن مارکرم نے ۲۷ گیندوں پر ۶ چوکوں اور ۲ چھکوں کی مدد سے ۴۵ رنز کی برق رفتار اننگز کھیلی۔ انہیں ۱۰ویں اوور میں شیوانگ کمار نے آؤٹ کیا۔ کپتان پنت نے ایک اینڈ سنبھالے رکھا اور ۵۰ گیندوں پر ۶۸ رنز بنائے۔ شیوانگ کمار کے حصے میں ایک ایک وکٹ آئی۔ اس سے قبل، ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے سن رائزرز حیدرآباد کی شروعات انتہائی مایوس کن رہی اور محض ۲۶ رنز پر اس کے ۴ بڑے بلے باز (ابھیشیک شرما، ٹریوس ہیڈ، ایشان کشن اور لیام لیونگسٹن) پویلین لوٹ گئے۔ محمد سمیع نے ۳ اوور میں ۹ رن دے کر ۲ وکٹ لے کر کمر ہی توڑ دی۔ ہینرک کلاسن اور نتیش کمار ریڈی نے پانچویں وکٹ کے لیے ۱۱۶ رنز کی بڑی شراکت داری قائم کر کے ٹیم کو بحران سے نکالا۔ کلاسن نے ۴۱ گیندوں پر ۶۲ رنز اور نتیش ریڈی نے ۳۳ گیندوں پر ۵۶ رنز بنائے۔ حیدرآباد نے مقررہ ۲۰ اوورز میں ۹ وکٹوں پر ۱۵۶ رنز بنائے۔ لکھنو کی جانب سے محمد سمیع، پرنس یادو اور آویش خان نے ۲-۲ وکٹ حاصل کیے۔ سن رائزرز حیدرآباد کے وکٹ کیپر بلے باز ایشان کشن نے میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے ٹیم کی کارکردگی اور ہار کی وجوہات پر روشنی ڈالی۔ ایشان نے تسلیم کیا کہ ۱۵۶ رنز کا مجموعہ اس پچ پر کافی نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ایک اچھا مقابلہ تھا لیکن ہمارا ٹوٹل تھوڑا کم رہ گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف ۲۶ رنز پر ۴ وکٹ گرنے سے ٹیم شدید دباؤ میں آ گئی تھی، لیکن انہوں نے ہینرک کلاسن اور نتیش ریڈی کی تعریف کی جنہوں نے ٹیم کو ۱۵۰ رن کے پار پہنچایا۔ ایشان نے بولرز اور فیلڈرز کی ہمت افزائی کی، خاص طور پر ہرش دوبے کی بولنگ کو سراہا اور کہا کہ اس ٹوٹل کو آخری اوور تک لے جانا ٹیم کے لیے ایک مثبت پہلو ہے۔ انہوں نے حریف کپتان رشبھ پنت کے کھیل کی بھی تعریف کی، جنہوں نے وکٹیں گرنے کے باوجود اپنی ٹیم کو سنبھالا۔

بشنوئی نے جیت کا سہرا آرچر اور تشار کے سر باندھا

نئی دہلی (ایم این این): آئی پی ایل میں سنیچر کی شام نریندر مودی اسٹیڈیم میں گجرات ٹائٹنز اور راجستھان رائلز کے درمیان مقابلہ کھیلا گیا۔ راجستھان رائلز نے اپنی شاندار گیند بازی کے ذریعے آخری اوورز میں میچ کا رخ اپنی طرف موڑ لیا اور گجرات ٹائٹنز پر ۶ رنوں سے جیت درج کی۔ میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے روی بشنوئی کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا حالانکہ انہوں نے ٹیم کی جیت کا سہرا تشار دیشپانڈے، جوفرا آرچر اور پوری ٹیم کے سر باندھا۔ میچ کے بعد بشنوئی نے کہا "پچھلا سیزن مشکل تھا لیکن میں نے اپنے طریقہ کار پر قائم رہنے کی کوشش کی۔ اگر میں اپنی لینتھ اور لائن سے ہٹتا تو مجھے چھکے پڑ جاتے۔ یہی میری واحد کمزوری تھی اور میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر صحیح لینتھ پر گیند ڈالنے کے باوجود بلے باز شاٹ مارتا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس میچ میں بھی آپ نے دیکھا کہ جب میں نے فل لینتھ گیند ڈالی تو رن بنے، لیکن گڈ لینتھ پر رن نہیں بنے۔ اس کیلئے میں نے ذہنی، جسمانی اور تکنیکی طور پر کام کیا ہے۔ "بشنوئی نے مزید کہا کہ "راہل تیوتیا کا وکٹ میرے لئے اہم تھا۔ وہ ایک شاندار فنشر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اگر وہ آؤٹ نہ ہوتے تو میچ کسی بھی طرف جا سکتا تھا۔" لیگ اسپنر نے جیت کا کریڈٹ تشار دیشپانڈے اور جوفرا آرچر کے ساتھ ساتھ پوری ٹیم کو دیا۔ انہوں نے کہا "مجھے خوشی ہے کہ ٹیم جیت گئی۔ میری کارکردگی سے زیادہ تشار نے آخر میں اور جوفرا نے ۱۹ویں اوور میں جس طرح گیند بازی کی وہ زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ یہ سب کی مشترکہ کوشش تھی اور اسی وجہ سے ہم جیتے۔ ہم ایک نوجوان ٹیم ہیں اور آگے بھی اسی طرح کھیلنا چاہیں گے۔" واضح رہے کہ روی بشنوئی نے ۴ اوور میں ۴۱ رن دے کر ۴ وکٹیں حاصل کیں۔ اور اس جیت کے ساتھ ٹاپ پر پہنچ گئی۔ میچ کی بات کریں تو راجستھان رائلز نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ۶ وکٹوں کے نقصان پر ۲۱۰ رن بنائے تھے۔ گجرات ٹائٹنز نے ۲۱۱ رنوں کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے شاندار آغاز کیا تھا اور ۸ اوور میں پہلی وکٹ کیلئے ۷۸ رن جوڑے تھے۔ دوسری وکٹ ۱۰۷ کے اسکور پر گری، لیکن اس کے بعد راجستھان کے گیند بازوں نے وقفے وقفے سے وکٹیں لے کر گجرات کے رن ریٹ پر قابو پا لیا۔

فیفا ورلڈ کپ 2026ء: سیکورٹی خدشات پر ایران کا امریکہ جانے سے انکار

نئی دہلی (ایم این این): ایرانی وزیر کھیل احمد دنیامالی نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی اور سیکورٹی کی غیر یقینی صورتحال کے باعث، ایرانی فٹ بال ٹیم اس وقت تک فیفا ورلڈ کپ میں شرکت کے لیے امریکہ کا سفر نہیں کرے گی جب تک ان کے میچز میکسیکو منتقل نہیں کر دیے جاتے۔ یہ فیصلہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس حالیہ بیان کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں انہوں نے ایرانی کھلاڑیوں کی حفاظت کی ضمانت دینے سے معذرت کی تھی۔ ایران کی فٹ بال فیڈریشن نے فیفا سے باقاعدہ درخواست کی ہے کہ موجودہ جنگی حالات اور سفارتی تناؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے شیڈول میں تبدیلی کی جائے۔ ایران فٹ بال کے سربراہ مہدی تاج کا موقف ہے کہ جب میزبان ملک (امریکہ) خود تحفظ فراہم کرنے سے قاصر ہے، تو ٹیم کو خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ ایران نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے تمام گروپ میچز امریکہ کے بجائے میکسیکو منتقل کیے جائیں، جو کینیڈا کے ساتھ ورلڈ کپ کا مشترکہ میزبان ہے۔ ۲۸ فروری سے شروع ہونے والے فوجی حملوں نے مشرق وسطیٰ اور بین الاقوامی کھیلوں کے میدان میں شدید بے چینی پیدا کر دی ہے۔ ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ وہ تاحال فیفا کے حتمی جواب کے منتظر ہیں، جس پر ایران کی ٹورنامنٹ میں شرکت کا دارومدار ہے۔ کھلاڑیوں نے سوشل میڈیا پر واضح کیا ہے کہ وہ ورلڈ کپ سے باہر نہیں ہونا چاہتے،

مصر کی 18 سالہ حنا گودا کی تاریخ ساز کارکردگی، افریقہ کے لیے تاریخ رقم

نئی دہلی (ایم این این): مصر کی ۱۸ سالہ ٹیبل ٹینس سنسنی حنا گودا نے آئی ٹی ٹی ایف ورلڈ کپ ۶۲۰۲ء میں اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر تاریخ کی کتابوں میں اپنا نام درج کروالیا ہے۔ اگرچہ کوارٹر فائنل میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ان کی کارکردگی نے دنیا بھر کے ماہرین کو حیران کر دیا ہے۔ مکاؤ کے گلیکسی ایرینا میں کھیلے گئے ویمنز سنگلز کوارٹر فائنل میں حنا گودا کا مقابلہ دنیا کی نمبر ایک کھلاڑی اور دو بار کی چیمپئن چین کی سن ینگشا سے تھا۔ حنا نے سن ینگشا کو ساتویں گیم تک سخت مقابلے پر مجبور کر دیا۔ سن ینگشا نے پہلے دو گیمز جیت لیے تھے، لیکن حنا نے شاندار واپسی کرتے ہوئے تیسرا گیم ۱۳-۱۱ سے جیتا اور پھر اگلے دو گیمز جیت کر ۳-۲ کی برتری حاصل کر لی۔ آخری اور فیصلہ کن ساتویں گیم میں حنا ۸-۱۰ سے آگے تھیں اور فتح کے بالکل قریب تھیں، لیکن تجربہ کار سن ینگشا نے میچ پوائنٹس بچاتے ہوئے یہ گیم ۱۱-۱۳ سے جیت کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ میچ کے بعد سن ینگشا نے مصری کھلاڑی کی تعریف کرتے ہوئے کہا حنا نے گزشتہ چند برسوں میں ناقابلِ یقین ترقی کی ہے۔ انہوں نے آج غیر معمولی کھیل پیش کیا

لالیگا: بارسلونا کی اٹلیٹیکو میڈرڈ کے خلاف اہم فتح، ریئل میڈرڈ کو مایوس کن شکست

نئی دہلی (ایم این این): ایف سی بارسلونا نے رواں سیزن کا لالیگا ٹائٹل جیتنے کی سمت ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے اٹلیٹیکو میڈرڈ کو ۱-۲ گول سے ہرا دیا ہے۔ دوسری جانب، دفاعی چیمپئن ریئل میڈرڈ کو مایورکا کے ہاتھوں اسی اسکور سے شکست کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد بارسلونا کو ٹیبل پر ۷ پوائنٹس کی واضح برتری حاصل ہو گئی ہے۔ میڈرڈ میں کھیلے گئے اس اعصاب شکن مقابلے میں بارسلونا نے کھیل کے آخری لمحات میں برتری حاصل کی۔ کھیل کے ۳۹ویں منٹ میں جولیانو سیمیونی نے اٹلیٹیکو کو برتری دلائی، لیکن صرف تین منٹ بعد مارکس رشفورڈ نے دانی اولمو کے پاس پر گول کر کے اسکور برابر کر دیا۔ ہاف ٹائم سے ذرا پہلے اٹلیٹیکو کے نیکو گونزالیز کو لامین یمال کو گرانے پر میدان سے باہر بھیج دیا گیا، جس کے بعد اٹلیٹیکو کی ٹیم ۱۰ کھلاڑیوں تک محدود ہو گئی۔ ۸۷ویں منٹ میں جواؤ کانسلو کی شاندار موو کے بعد گیند رابرٹ لیوانڈوسکی کے کندھے سے ٹکرا کر جال میں جا گری، جس نے بارسلونا کی فتح یقینی بنا دی۔ آلوارو اربیلوا کی زیرِ نگرانی ریال میڈرڈ کی ٹیم مایورکا کے خلاف بے بس نظر آئی۔ اگرچہ اسٹار فارورڈ کیلیان ایمباپے اسٹارٹنگ الیون کا حصہ تھے، لیکن ٹیم کا دفاع کمزور ثابت ہوا۔ مایورکا نے ۴۱ویں منٹ میں برتری حاصل کی۔ دوسرے ہاف میں انجری سے واپسی کرنے والے ایڈر ملیتاؤ نے ہیڈر کے ذریعے گول کر کے امید جگائی۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ GENERAL
CARINGLY YOURS

Bajaj General Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj General Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To Know More Contact your J & k Bank's Relationship Manager

Bajaj General Insurance Limited (Formerly known as Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd.) Bajaj Insurance House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: Extra Care Plus-BAJHLIP23069V032223,Health Prime Rider-BAJHLIA24087V022324 | web: www.bajajgeneralinsurance.com |Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144 | careforyou@bajajgeneral.com
For more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BGI-O-JK-004/18-12-2025

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj General Insurance Limited [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale.

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,